ہدایت کسے کہتے ہیں۔

(حصہ اول)

قرآن پاک ہماری ہدایت ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

(حصہ دوم)

قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کرنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا پیغام۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

(باب سوم)

ہدایت کی کہانی۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

ہدایت کسے کہتے ہیں۔

سیدھا راستہ اور ہدایت دونوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔میں نے سیدھا راستہ اور ہدایت دونوں کتابوں کو الگ الگ اس لیے لکھا ہے۔کہ آپ کو اچھی طرح سمجھ آجائے۔کہ واقعی ہدایت اور سیدھا راستہ قرآن پاک کے دو صفاتی نام ہیں۔اللہ تعالیٰ کبھی قرآن پاک کو سیدھا راستہ کہہ کر پکارتے ہیں اور کبھی ہدایت کہہ کر پکارتے ہیں۔اور دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔یعنی ''قرآن پاک''ہے۔ہدایت کا مطلب ہے رہنمائی یا سیدھا راستہ۔۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں ایک ہی لائن میں دعا سکھائی۔ مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دے۔یا مجھے ہدایت دے سیدھے راستے کی۔اس کتاب میں آپ کو ہدایت اور سیدھے راستے کی ہدایت کے بارے میں آیات ملیں گی۔اُن لوگوں کے راستے کی۔جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کیے۔

سورہ نساء آیت 69 تا 70 پارہ5

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسولﷺ کی اطاعت کرے گا۔تو وہ آخرت میں اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا۔جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اور اللہ تعالیٰ خوب علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں ان لوگوں کی تفصیل زرا قرآن پاک سے دیکھ لیتے ہیں۔ کہ یہ انعام والے لوگ کون سے لوگ ہیں۔

سورہ مریم 58 تا63 پارہ16

یہی لوگ ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ نے نبیوں میں سے انعام کیا۔اور آدم کی اولاد میں سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا۔اور ابراہیمؑ اور اسرائیل کی اولاد میں سے جنہیں ہم نے ہدایت یعنی کتاب دی اور چن لیا۔جب ان کے سامنے رحمان کی آیات پڑھی جاتیں تھیں۔تو وہ سجدے میں گر جاتے تھے۔اور روتے تھے۔پھر ان کے بعد ان کے نالائق جانشین ہوئے۔جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔اور خواہشات کی اطاعت کرنے لگے۔پس وہ گمراہی کی سزا بہت جلد پائیں گے۔سوائے اس کے جو ایمان لے آئے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ہمیشہ کے رہنے والے باغات میں جن کا وعدہ رحمان نے اپنے غلاموں سے غیب کا کیا ہے۔بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔ ۔وہاں کوئی فضول بات نہ سنیں گے۔سوائے سلام کے۔ان کو وہاں روزی صبح اور شام ملتی رہے گی۔یہ وہ جنت ہے۔جس کا وارث ہم اپنے غلاموں میں سے اسے بنائیں گے۔جو پرہیز گار ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں وہ لوگ دکھا رہے ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام کیا۔ان میں پہلے تمام نبی آتے ہیں۔پھر وہ لوگ جو نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔اس کے علاوہ جن کو کتاب دی گئی۔اور ان میں وہ لوگ شامل ہیں۔جو ایمان لا کر صالح عمل کریں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت یعنی کتاب پر ہوتے ہیں۔یہی چنے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔آج ہم اپنی ہدایت کو قرآن پاک سے دیکھیں گے۔سمجھیں گے۔اور ہدایت اختیار کریں گے۔تا کہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو۔جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام کیا۔جو جنت میں جائیں گے۔یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ہمیشہ کے رہنے والے باغات میں جن کا وعدہ رحمان نے اپنے غلاموں سے غیب کا کیا ہے۔بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔ ۔وہاں کوئی فضول بات نہ سنیں گے۔سوائے سلام کے۔ان کو وہاں روزی صبح اور شام ملتی رہے گی۔یہ وہ جنت ہے۔جس کا وارث ہم اپنے غلاموں میں سے اسے بنائیں گے۔جو پرہیز گار ہو۔

سورہ انعام آیات 84 تا92 پارہ7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔یعنی کتاب دی تھی۔اور انکی اُولاد

میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا۔اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہے اس کے زریعے ہدایت دیتا ہے۔اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے یہی وہ لوگ ہیں۔جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی۔بس اگر یہ اس کا کفر کریں۔تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس سے کفر نہیں کرتے ہیں۔

تو یہی لوگ ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے۔کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔تو کہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جو موسیٰ پر نازل کی گئی تھی۔جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔جس کو تم نے الگ الگ ورق بنا دیا ہے۔تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔اور اس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔تا کہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو خبردار کریں ۔اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کو خبردار کریں ۔

خواتین وحضرات

میرا ایک سوال ہے۔کہ آپ کا دادا وفات پا جاتا ہے۔اس کے پاس دولت کا ایک انبار ہے۔اور وہ سونا چاندی و رہیرے جواہرات کا کاروبار کرتا تھا۔ اس کے پانچ بیٹے ہیں۔وہ خاندان بھر کے نام ایک وصیت لکھتا ہے۔جس میں ہر کسی کو اس کے عہدے کے مطابق اور اپنی مرضی کے مطابق جائداد میں سے حصہ دیتا ہے۔جس کے پاس وصیت کے کاغذات ہیں۔میرا سوال ہے کہ جس کے پاس وصیت کے کاغذات ہیں۔آپ اسکو دیکھے بغیر جو آپ کو ملے گا۔وہی خاموشی سے لے لیں گے۔یا وصیت کا کاغذ دیکھ کر تسلی کریں گے۔آپ کا جواب ہے۔کہ آپ ضرور وصیت کو دیکھیں گے۔اس کو دیکھے بنا راضی نہ ہو پائیں گے۔

مجھے صرف ایک سوال کا جواب دیں۔کہ قرآن پاک انسان کے نام اللہ تعالیٰ کی وصیت ہے۔کیا کبھی آپ نے اس وصیت کو دیکھنے کی کوشش بھی کی۔کہ میرے نام اللہ تعالیٰ نے کیا وصیت بھیجی ہے۔اور اس وصیت کی ہدایت کی روشنی ہمیں حاصل ہے۔یا اس سے اندھے اور بہرے بنے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا وصیت کی ہے آئیں قرآن پاک کی طرف چلتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بس ایک ہی وصیت ہے۔کہ فرقہ نہ بنانا۔اور اس کو شرع کہتے ہیں۔اور یہ وصیت اللہ تعالیٰ نے سب رسولوں کو کی۔جو فرقہ پرستوں کو بہت ناگوار ہے۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کو شرع کہتے ہیں۔اور فرقے بنانے والے کو مشرک کہتے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ یعنی شرع مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی

کیا گیا ہے۔یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وصیت کی۔کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بلایا۔مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔اور وہ دین میں فرقے بنا لیتے ہیں۔اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔اور ضد میں فرقے بنا لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔کہ فرقے نہیں بنانے۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی طرف آ جانا ہے۔۔ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔تو ہم ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے۔اور مشرک مریں گے۔

سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14

اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔کہ تم دو معبود نہ بنالو۔کہ بلاشبہ معبود تو صرف ایک ہے۔بس مجھ سے ہی ڈرو۔اور زمین اور آسمانوں میں سب اُسی کا ہے۔اور اُسی کا دین چل رہا ہے۔پھر کیا تم اُسکے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ تم دو معبود نہ بنالو۔یعنی تم میرے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنالو۔معبود کا مطلب ہے۔جس کی غلامی کی جائے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ میرے ساتھ تم کسی اور کی غلامی نہ کرو۔کیونکہ بیشک صرف وہی ایک معبود ہے۔صرف ایک ہستی اللہ تعالیٰ کی ایسی ہے۔جس کی غلامی کی جا سکتی ہے۔اور وہ اسی لائق ہے۔کیونکہ زمین اور آسمانوں میں اُسی کا دین چل رہا ہے۔یعنی سورج چاند اور ستارے۔اور وہ تمام کام جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔یعنی آسمانوں کا نظام۔ستاروں کا نظام۔سمندر کا نظام۔ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا نظام چل رہا ہے۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خالص کلام ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ کلام ہماری نصیحت کے لیے بھیجا ہے۔

مگر ہمارا المیہ اور غم یہ ہے۔

کہ جب ہم قرآن پاک سیکھتے ہیں۔تو اس طرح پڑھتے ہیں۔کہ گویا ہمارے دو خدا ہیں۔ایک تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔جس کا یہ کلام ہوتا ہے۔اور دوسرا ہمارے فرقے کا نام نہاد مفسر ہوتا ہے۔پھر ہم اللہ تعالیٰ کی بات رد کرتے جاتے ہیں۔اور اپنے نام نہاد مفسر کی بات پر آمین کہتے ہیں۔

اس طرح قرآن پاک سیکھتے ہوئے ہمارے دو خدا ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی زات برائے نام ہوتی ہے۔جبکہ ہم نے اصل خدا فرقے کے نام نہاد مفسر کو بنایا ہوتا ہے۔اس طرح ہم دو خداؤں کی غلامی کرتے ہیں۔ایک ہمارا اصلی سچا اور اُونچا خدا۔جس کا نظام زمین اور آسمانوں میں چل رہے ہیں۔اور دوسرا ہمارے فرقے کا نام نہاد مفسر۔یعنی ایک لاچار انسان۔جسے اسلام اور ایمان کے مطلب بھی نہیں پتہ۔جسے تفسیر کے مطلب کا بھی نہیں پتہ۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہ بنانا۔اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا۔تو کیا اس کی تفسیر یعنی تشریح یہ ہوگی۔کہ سارے الگ الگ فرقے بنالو۔اس پر ڈٹ جاؤ۔اور قرآن پاک کو اندھوں کی طرح پڑھو۔اور جو تمھارے فرقے کا انکار کرے۔تو اسے قتل کر دو۔یہ ہے نام نہاد مفسروں کی تشریح۔انہوں نے سارے قرآن پاک کی تشریح اسی طرح ہی کی ہے۔یہ نام نہاد مفسر جس کے ہاتھ میں اپنی زات لے لیے بھی کچھ بھی نہیں ہوتا۔فرقے کا نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کی بات رد کرتے کرتے ہمیں اپنے فرقے کی وادی میں لے جاتا ہے۔اور ہم اُس کے فرقے کا حصہ بن جاتے ہیں۔جہاں اِسطرح کی اور بھی وادیاں آباد ہوتی ہیں۔جہاں مختلف فرقوں کے نام نہاد مفسر ان کے خدا ہوتے ہیں۔نام نہاد مفسر رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں سب کے خدا بنے ہوتے ہیں۔یہ سب وادیوں والے ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں۔یہ ایک دوسرے کی باتوں اور کتابوں کو نہیں مانتے۔ایک وادی والا دوسرے وادی کی کتابوں پر عمل کرنا کفر سمجھتا ہے۔یہی دشمنی کی وجہ ہوتی ہے۔اور وہ ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں۔یہ بات اُن کا نام نہاد مفسر بتاتا ہے۔جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔اور کوئی بھی قرآن پاک میں غور نہیں کرتا۔اس طرح ہم ایک مشرک کی زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے ڈر بیان کیے ہیں۔کہ صرف مجھ سے ڈرو۔کیونکہ زمین اور آسمانوں میں میرا نظام چل رہا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے

ہیں۔کہ کیاتم میرے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔کیونکہ تمھارا تو اور کوئی خدانہیں ہے۔خدا تو وہ صرف ایک ہے۔جس کا نظام زمین اور آسمانوں میں چل رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ہم تو صرف ایک اللہ تعالیٰ سے ڈریں گے۔جو ہمارا خدا ہے۔اور کسی نام نہاد مفسر سے نہیں ڈریں گے۔کیونکہ وہ ہمارے خدا نہیں ہیں۔بلکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے مجرم ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کرر ہاہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کرر ہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کرر ہاہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

لوگ اپنے فرقوں میں اس طرح مست ہو چکے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے جس وحی کے زریعے انہیں خبردار کیا تھا۔اس سے فرقہ پرستوں نے بہروں والا طریقہ اختیار کرر کھا ہے۔اور وہ قرآن پاک کو سنتے ہی نہیں۔اسی طرح جب کسی بہرے کو خبردار کیا جائے۔تو اسے کیا پتہ چلے گا۔کہ اُس سے کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔فرقہ پرست اسی طرح اندھوں اور بہروں کی طرح قرآن پاک پڑھتے ہیں۔انہیں کیسا پتہ چلے گا۔کہ رسول ﷺ نے وحی کے زریعے انہیں کیا بتایا ہے۔

سورہ انبیاء آیات 24 تا 25 پارہ 17

کیا انہوں نے زمین میں سے معبود بنا لیے۔جو زندہ کرتے ہیں۔اگر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور معبود ہوتے۔تو دونوں میں فساد برپا ہو جاتا۔بس پاک ہے اللہ تعالیٰ۔جو عرش کا مالک ہے۔اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔جو وہ کرے۔اور انہی سے پوچھا جائے گا۔

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔کہہ دو۔کہ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔یہ نصیحت یعنی قرآن اُن کا ہے۔جو میرے ساتھ ہیں۔اور اُنکی نصیحت ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔صرف میری غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔یہ قرآن پاک اُن کا ہے۔جو میرے ساتھ ہیں۔اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔اور ہر دور میں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہر رسول کے زریعے دیا گیا۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بناتے ہیں اُن سے پوچھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔کہ جس کو لوگوں نے اپنا معبود بنایا ہے۔یعنی جس کی غلامی کرتے ہیں۔وہ اس کے لیے دلیل تو لائیں۔یہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگون سے کہہ رہے ہیں۔کیونکہ سارا قرآن تو اللہ تعالیٰ کو معبود ثابت کرنے کے لیے دلیلیں دیتا ہے۔سارا قرآن ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتا ہے۔بلکہ تمام رسولوں نے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا۔

مگر نام نہاد مفسروں نے یہ طریقہ رسول ﷺ کے خلاف رسول کی اطاعت کی آڑ میں اختیار کرر کھا ہے۔حالانکہ رسول ﷺ تو صرف ایک اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے۔لا الہ الا اللہ کا درس دیا۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دے رہے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

جس طرح لوگ قرآن پاک پڑھتے ہوئے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی دوسرا خدا ہوتا ہے جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔اُس نے زمین اور آسمانوں میں کیا پیدا کیا ہے

اللہ تعالیٰ اپنی بندگی یعنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہیں۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا ہم نام نہیں ہے۔

سورہ ذمر آیات ا تا 3 پارہ 23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی ہے۔بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔کہ ہم انکی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بہت قریب کر دیں۔بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اور جو دوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں۔ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کر رہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔جو اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں۔کہ اس طرح ان کو قرآن پاک سمجھنا ان پر فرض ہے۔بلکہ وہ نام نہاد مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنا لیتے ہیں۔اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔۔ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے قریب قرآن پاک کے زریعے نہیں ہونا چاہتے۔بلکہ نام نہاد مفسروں کے زریعے ہونا چاہتے ہیں۔یہی لوگ جھوٹے اور کافر ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ مرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہے۔اور نہ وہ کسی کا مجرم ہے کہ وہ اس کو سزا دیتا پھرے۔وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے۔اللہ تعالیٰ اُسے خود سزا دے گا۔

ہدایت کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپ ؐ کے ساتھ وہ جھگڑا کریں تو آپ ؐ کہہ دیجیے۔کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپ کہہ دو انکو جن کو کتاب دی گئی ہے۔اور ان پڑھوں سے۔کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی اسلام لاتے ہو۔اگر وہ فرمابردار بن جائیں یعنی اسلام لے آئیں۔تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو بیشک آپ ؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے ۔ نبیؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے ۔اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے ۔آپؐ تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی اسلام لاتے ہو۔اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جائیں ۔یعنی اسلام لے آئیں۔یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی. تو انہوں نے بھی ہدایت پالی ،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کیا ہے۔

اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں ۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرتے رہے ۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں ۔جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی ۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے ۔جو قرآن پاک کا پیغام ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے گا۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں ۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔یعنی قرآن پاک ۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے ۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی ۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے ۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی ۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے ۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں ۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں ۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی ۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آگیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی ۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے ۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی ۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مر گئے ۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں ۔اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے ۔یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے ۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے ۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں ۔اور کافر بن جاتے ہیں ۔جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جاسکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

سورہ البقرہ،آیات 256 تا 257، پارہ 3

دین میں کوئی زبردستی نہیں ۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہوگئی ہے۔ جو انسان طاغوت کا کفر دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔ جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور وہ جنھوں نے کفر کیا ہے طاغوت ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔ یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔ جو طاغوت کی نافرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ ایمان کا مطلب ہے۔ قرآن کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔ یعنی قرآن کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو کافر ۔کافر کہتے ہیں۔ فرقہ بنانے والے کو۔ طاغوت ان کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں۔ یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور فرقوں کی اطاعت کرنے والوں کا ولی طاغوت ہیں۔ جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دور کر کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ جو دوزخ کا راستہ ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا پہلا حصہ پارہ 6

آج ہم نے تمھارے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام یعنی فرمابرداری کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ہم اسلام پر ہیں یا کفر پر۔ ہدایت پر ہیں یا گمراہ ہیں۔

جو خط یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام بھیجا ہے۔ اس کی باتیں کیسی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے کیا اجازت دی ہے۔ زرا غور کرتے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔ آیت 23 تا 30۔ پارہ 13

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اپنے رب کی اجازت سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پاک بات کی مثال بیان کرتا ہے جیسے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ ہر وقت اپنے رب کی اجازت سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور ناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔ اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط بات سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا ۔ وہ جہنم میں داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں آپ ﷺ کہہ دیں۔ کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔ پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو دفعہ یہ جملہ استعمال کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔ اور صالح عمل کریں گے۔ یعنی قرآن پاک کی روشنی میں عمل کریں گے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جنتوں میں داخل ہوں گے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو قرآن پاک کی مظبوط باتوں پر عمل کرنے والے ہوں گے

۔اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔کہ قرآن پاک کے مطابق جو عمل کریں گے۔وہ ہر وقت پھل دے گا ۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی پاک باتوں کے بارے میں بات کر رہا ہے اپنی باتوں کے بارے میں بات کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات جو قرآن پاک میں موجود ہے وہ اس طرح مضبوط بات ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور جڑ زمین میں مضبوط ہے وہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اللہ تعالیٰ کی پاک باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔ قرآن پاک کی باتوں پر عمل ہر وقت پھل دیتا ہے۔یعنی ثواب دیتا ہے۔جب ہم قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو اپنی پاک اور مضبوط باتوں سے دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے ۔اور جو لوگ ایمان والے ہوں گے اور صالح عمل والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جنتوں میں داخل ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔جو قرآن پاک کی مظبوط باتوں پر عمل کرنے والے ہوں گے۔

اور جو ظالم گمراہ لوگ ہیں یعنی فرقہ پرست جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو کفر سے بدل دیا ہے۔اور لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نعمت تھا مگر کفر کرنے والوں نے یعنی فرقے بنانے والے نام نہاد مفسروں نے تفسیر کی آڑ لے کر قرآن بدل دیا۔اور ہمیں اس سے دور کر دیا۔اور ہمیں تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔اور دوزخ ہماری منتظر ہے۔اس طرح ہم لوگوں نے ان نام نہاد مفسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے۔ایسے تمام لوگ جو قرآن پاک پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بجائے نام نہاد مفسروں کی اطاعت کریں گے۔یعنی فرقہ پرست۔ایسے تمام لوگوں سے رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

سورہ ابراہیم۔آیات 30 تا 31۔پارہ 13

۔کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا ۔وہ جہنم میں داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔آپ ﷺ کہہ دیں میرے غلاموں سے جو ایمان لائے ہیں۔کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں چھپا کر اور ظاہری طور پر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگوں سے بات کر رہا ہے یعنی کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والوں سے یعنی مشرکوں سے یعنی فرقہ پرستوں سے اور ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرقہ پرستوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں۔ایسے لوگوں سے رسول ﷺ فرما رہے ہیں ۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے پھر رسول ﷺ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اسکی اطاعت کرنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ میرے غلاموں سے کہہ دو جو ایمان لاتے ہیں یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔کہ نماز قائم کریں اور ظاہری طور پر اور چھپ کر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کریں۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

سورہ آل عمرآن آیات 175 تا 179 پارہ 4

اور آپ ﷺ کو وہ لوگ غم زدہ نہ کر دیں۔جو کفر میں تیزی دکھا رہے ہیں۔بیشک وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے میں کفر خریدا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہیں ہیں۔وہ ان کے لیے بہتر ہے۔

بے شک یہ مہلت تو ہم اس لیے دے رہے ہیں۔تا کہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہو جائیں۔اوران کے لیے زلیل کرنے والا عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کواس حال میں نہیں چھوڑے گا۔جس پر تم ہو۔یہاں تک کہ وہ پاک کونا پاک سے الگ کردے گا۔اوراللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔کہ تمھیں غیب سے خبر دار کردے۔اورلیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے۔بس اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولوں پر ایمان لاوَ۔اور پرہیز گار رہو۔تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ رسول سے فرمارہے ہیں۔اورآپ ﷺ کووہ لوگ غم زدہ نہ کردیں۔جو کفر میں تیزی دکھارہے ہیں۔بیشک وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اوران کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے میں کفر خریدا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہیں ہیں۔وہ ان کے لیے بہتر ہے بے شک یہ مہلت تو ہم اس لیے دے رہے ہیں۔تا کہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہو جائیں۔اوران کے لیے زلیل کرنے والا عذاب ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کواس حال میں نہیں چھوڑے گا۔جس پر تم ہو۔یہاں تک کہ وہ پاک کونا پاک سے الگ کردے گا۔اوراللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔کہ تمھیں غیب سے خبر دار کردے۔اورلیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے۔بس اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولوں پر ایمان لاوَ۔اور پرہیز گار رہو۔تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

غیب کا علم قرآن پاک کا علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو دیا۔اوراس لیے دیا۔تا کہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں پاک اورنا پاک میں فرق کیا جا سکے۔

اوراللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔کہ تمھیں غیب سے خبر دار کردے۔یعنی اللہ تعالیٰ یہ علم ہرا یرے غیرے کو نہیں دیتا اورلیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے رسولوں یعنی پیغام پہنچانے والے کو چن لیتا ہے۔بس اللہ تعالیٰ اوراس کے رسولوں پر ایمان لاوَ۔اور پرہیز گار رہو۔تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

لوگوں نے کفر کرکے قرآن پاک کے ساتھ یہی کچھ کیا ہے۔اس لیے ہم آج تک قرآن پاک کو سمجھ نہیں سکے۔آئیں دیکھتے ہیں۔کہ ایسے نام نہاد مفسروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا کہتے ہیں

سورہ ابراہیم۔آیات 30 تا 31۔پارہ 13

۔کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو کفر سے بدل ڈالا اوراپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا ۔وہ جہنم میں داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔اورانہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھا لو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔آپ ﷺ کہہ دیں میرے غلاموں سے جو ایمان لائے ہیں۔کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں چھپا کر اور ظاہری طور پر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اورنہ دوستی کام آئے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگوں سے بات کررہا ہے یعنی کفر کرنے والے مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں سے اور ایمان والوں سے خطاب کررہے ہیں اللہ تعالیٰ فرقہ پرستوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔اورانہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں۔ایسے لوگوں سے رسول ﷺ فرمارہے ہیں ۔کہ کچھ فائدہ اُٹھا لو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

پھر رسول ﷺ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اوراسکی اطاعت کرنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ میرے غلاموں سے کہہ دو۔جو ایمان لاتے ہیں یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔کہ نماز قائم کریں اور ظاہری طور پر اور چھپ کر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کریں۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اورنہ دوستی کام آئے گی۔

سورہ نساء آیات 51 تا 52 پارہ 5

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔جنہیں کتاب کا کچھ علم دیا گیا ہے۔وہ جبت اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں۔اور کافروں یعنی فرقہ بنانے والوں کے متعلق کہتے ہیں۔کہ ان

ایمان والوں کے راستے سے تو یہی لوگ زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔یہی لوگ ہیں۔جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کردے۔آپ اس کا کوئی مددگار نہ پائیں گے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔جو ایمان والوں کے راستے یعنی قرآن پاک والے لوگوں کی نسبت دوسرے فرقہ پرست لوگوں کو زیادہ ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں۔ایسی باتیں کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جنہیں قرآن پاک کا کچھ علم دیا گیا ہے۔ان کم علموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کردے۔آپ اس کا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

(حصہ اول)

قرآن پاک ہماری ہدایت ہے۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں ۔دیکھتے ہیں۔کہ وہ ہمیں قرآن پاک کے زریعے کیا جواب دیتے ہیں۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔تاکہ آپ ان پر واضح کردیں۔جس میں انہوں نے ختلاف کیا۔اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کردیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے

خواتین وحضرات!

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔اور وہ ان سے قرآن سمجھنا چاہتے ہیں۔جن نام نہاد مفسروں سے یہ قرآن پاک سمجھنا چاہتے ہیں۔ایسے نام نہاد مفسروں کو اسلام اور ایمان کے مطلب کا بھی نہیں پتہ ۔قرآن پاک کے مطابق وہ اسلام ہی نہیں لائے۔ قرآن پاک کے مطابق وہ ایمان ہی نہیں لائے۔کیا آپ ان سے قرآن پاک سیکھیں گے۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیتا ہے۔حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں ۔کیا ہمارے لیے مفسر اللہ تعالیٰ کافی نہیں ہے۔جس نے رسول ﷺ کو قرآن پاک سکھایا ہے۔اور مفسر رسول ﷺ کافی نہیں ہیں۔جنہوں نے وضاحت سے ہمیں قرآن پہنچا دیا ہے۔

سورہ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2

سب لوگ ایک ہی دین پر تھے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچ کو واضح کرنے والی کتابیں بھی نازل

کیں تاکہ وہ لوگوں میں فیصلہ کردے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اور یہ اختلاف رکھنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل پہنچ چکے تھے انہوں نے صرف ضد کی وجہ سے اختلاف کیا بس اللہ تعالیٰ نے اپنی اجازت سے ایمان والوں کی اُس سچ میں رہنمائی کی۔ جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کے بارے میں صرف آپس کی ضد کی وجہ اختلاف پیدا کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پھر سچ کو واضح کرنے کے لیے رسولوں کو بھیجتے ہیں تاکہ وہ لوگوں میں فیصلہ کردے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اللہ تعالیٰ اپنی اجازت سے ایمان والوں کی اس سچ میں رہنمائی کرتا ہے جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت کر دیتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے جانا کہ ہم اپنے اختلافات صرف اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب کے ذریعے ختم کر سکتے ہیں اور ایمان والے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اپنی اصلاح کر لیتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ انہیں سیدھے راستے کی ہدایت کر دیتے ہیں اگر ہم آج اپنے فرقوں کی اصلاح قرآن سے کر لیں تو ہمیں قرآن پاک سے سیدھا راستہ نظر آجائے گا ہم اپنے اختلافات صرف قرآن پاک سے ختم کر سکتے ہیں۔

رسول ﷺ ہمارے رہنما ہیں۔

سورہ رعد آیت 6 پارہ 13

اور وہ لوگ جو کافر ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔ اور ہر قوم کیلیے ایک ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہر قوم کیلیے ایک ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔ یعنی کتاب دینے والا ہوتا ہے۔ ہر قوم کیلیے ایک رہنما ہوتا ہے۔ اور رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کے رہنما ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ وہ لوگ جو کافر تھے۔ کہتے تھے۔ کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ تو اس بات کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہ رسول ﷺ تو لوگوں کو خبردار کرنے والے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ اور اپنی قوم کے ہادی ہیں۔ یعنی اپنی قوم کو ہدایت یعنی قرآن پاک دینے والے ہیں۔

سورہ شوریٰ آیات 51 تا 52 پارہ 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔ آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ لیکن ہم نے اس وحی یعنی قرآن کو روشنی بنا دیا۔ ہم اپنے غلاموں میں سے جس کو چاہیں اس سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔ اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یاد رکھو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے اپنے غلاموں میں سے سے چاہتے ہیں قرآن سے ہدایت دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔ یعنی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ سیدھا راستہ اُس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔ رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری رہنمائی کی۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے چاہتے ہیں قرآن سے روشنی دکھا دیتے ہیں بیشک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں یہ سیدھا راستہ اس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔ رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری رہنمائی کی۔

ہمیں ہدایت کون دے سکتا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

- سورہ لیل آیت 12 پارہ 30

اور بیشک ہدایت دینا ہمارے زمہ ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا۔کہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کی زمہ داری ہے۔یعنی ہماری رہنمائی کرنا اللہ تعالیٰ کی زمہ داری ہے۔یعنی ہمارا رہنما اللہ تعالیٰ ہے۔

- سورہ النحل آیت 9 پارہ 14

اور اللہ تعالیٰ کے زمہ ہے۔سیدھا راستہ بتانا۔جبکہ ٹیڑھے راستے بھی موجود ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔

خواتین حضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا۔کہ سیدھا راستہ دکھانا اللہ تعالیٰ کی زمہ داری ہے۔اور کسی کی زمہ داری نہیں ہے۔یعنی ہمارا رہنما اللہ تعالیٰ ہے۔

- سورہ فاطر آیت 8 کا دوسرا حصہ پارہ 22

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔گمرہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے جواب سنا۔کہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہدایت دینا ہے۔یعنی ہمارا رہنما اللہ تعالیٰ ہے۔کسی کے اختیار میں ہدایت دینا نہیں ہے۔

- سورہ آل عمران آیت 73 کا دوسرا حصہ پارہ 3

کہہ دو کہ بیشک ہدایت تو وہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے رسول ﷺ کا جواب سنا۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔یعنی رہنمائی تو للہ تعالیٰ کی ہی رہنمائی ہے ۔یعنی ہمارا رہنما اللہ تعالیٰ ہے۔

- سورہ یونس آیت 35 پارہ 11

کہہ دو کہ کیا تمھارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے۔جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے۔کہہ دو ۔کہ اللہ تعالیٰ ہی سچ کی ہدایت کرتا ہے کہہ دو جو سچ کی ہدایت کرتا ہے۔وہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔یا وہ جو خود بھی ہدایت نہیں پا تا جب تک اُن کو ہدایت نہ دی جائے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے رسول ﷺ کا جواب سنا۔کہ اللہ تعالیٰ ہی سچ کی ہدایت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمھارا کوئی شریک سچ کی طرف ہدایت نہیں کر سکتا۔

شائد لوگوں نے رسول ﷺ کی بات کو غور سے نہیں سنا ۔اور انہوں نے نام نہاد مفسروں کو اپنی ہدایت کا زریعہ سمجھ لیا۔اور سچ کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔اگر انہوں نے رسول ﷺ کی بات کو غور سے سنا ہوتا۔ تو ہم یوں زلیل وخوار نہ ہو رہے ہوتے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔

یہ جواب رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہے۔اس جواب کو چھوڑ کر رسول ﷺ کی اس اطاعت کو چھوڑ کر نہ جانے لوگ کونسی اطاعت کر رہے ہیں۔یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔اس کو بار بار غور سے پڑھیں۔کہ ہم کس کی اطاعت کر رہے ہیں

- سورہ اعراف آیت 186 پارہ 8

اللہ تعالیٰ جیسے گمراہ کر دے کوئی بھی اس کو ہدایت دینے والا نہیں ہے۔اور وہ اُن کو ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے۔گمراہ کا مطلب ہے بے خبر۔جیسے اللہ تعالیٰ بے خبر کر دے۔کوئی بھی اس کو ہدایت نہیں دے سکتا۔یعنی کوئی بھی اس کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔یعنی رسول بھی اس کو ہدایت نہیں دے سکتے۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے۔جیسے ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کو چھوڑ کر فرقوں کو اپنا رہنما بنا لیا۔اور اب اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔نہ کسی کی جان محفوظ ہے اور نہ کسی کا مال۔

سورہ بنی اسرائیل آیت 97 پارہ 15

اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ وہی ہدایت پا سکتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے تو آپ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ولی نہیں پائیں گے۔

خواتین حضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے۔ گمراہ کا مطلب ہے جس سے راستہ گم ہو جائے۔ قرآن پاک کے مطابق اس کا مطلب ہے۔ بے خبر۔ جسے اللہ تعالیٰ بے خبر کر دے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہیں پائیں گے۔ یعنی دوست نہیں پائیں گے۔ اس لیے کہ ہدایت جسے اللہ تعالیٰ دے وہی پا سکتا ہے۔ اور جسے نہ دے تو پھر وہ بے خبر رہتا ہے۔ یعنی اس سے راستہ گم رہتا ہے۔

سورہ قصص آیت 56 پارہ 20

جس کو آپ ﷺ چاہیں۔ ہدایت نہیں دے سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اس کو ہدایت دے دیتا ہے۔ اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ رسول ﷺ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت دے سکتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتے ہیں۔

سورہ مائدہ آیت 105 پارہ 7

اے ایمان والو۔ تم پر تمھاری اپنی زمہ داری ہے۔ تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اگر تم ہدایت پر ہو۔ تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تم کو سب بتا دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ایمان والو۔ تم پر تمھاری اپنی زمہ داری ہے۔ تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اگر تم ہدایت پر ہو۔ تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تم کو سب بتا دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔ کہ ہماری ہدایت قرآن پاک ہے۔ اگر ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہوں گے۔ تو کوئی گمراہ انسان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے۔ پھر وہ ہم سب کو بتا دے گا جو ہم کیا کرتے تھے۔

سورہ نساء آیت 88 پارہ 5

پھر تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمھارے دو گروہ ہو رہے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں اُلٹا کر دیا ہے۔ کیا آپ ﷺ چاہتے ہیں۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے۔ اسے آپ ہدایت دے دیں۔ اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے۔ اس کے لیے آپ ﷺ کوئی راستہ نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ پھر تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمھارے دو گروہ ہو رہے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں اُلٹا کر دیا ہے۔ کیا آپ ﷺ چاہتے ہیں۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے۔ اسے آپ ﷺ ہدایت دے دیں۔ اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے۔ اس کے لیے آپ کوئی راستہ نہ پائیں گے۔

سورہ دھر آیات 3 پارہ 30

بیشک ہم نے اس کو راستے کی ہدایت دی۔ پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ بیشک ہم نے انسان کو راستے کی ہدایت دی۔ پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔ راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اور ہدایت بھی قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ بیشک ہم نے انسان کو راستے یعنی قرآن پاک کی ہدایت دی۔ یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ بیشک

ہم نے انسان کو ہدایت دی راستے کی ۔
پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔
خواتین حضرات
ہم شکر گزار ہیں۔ یا کافر یعنی کیا ہم لوگ قرآ پاک قبول کرنے والے ہیں یا پھر اس کے نافرمان ہیں۔

سورہ کہف آیات 57 تا 58 پارہ 16

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔ اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔ اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔ لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات سے نصیحت حاصل کرنے کے بجائے منہ موڑلے۔ تو ایسے لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ پردے ڈال دیتے ہیں اور ان کے کان بند کر دیتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو آپ ﷺ بھی ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ پھر بھی ہدایت حاصل نہ کرسکیں گے۔ اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔ لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

سورہ النحل آیت 35 کا دوسرا حصہ تا 37 پارہ 14

رسولوں پر تو صرف یہی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ واضح طور پر پیغام پہنچا دیں۔ اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔ کہ اللہ کی علامی کرو۔ اور طاغوت سے بچو۔ پھر ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ اور کچھ ان میں سے ایسے تھے۔ جن پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ سوتم زمین میں سیر کرو۔ پھر دیکھ لو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ایسے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپ ﷺ خواہ کتنی خواہش کریں۔ اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کردے۔ اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہے۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ رسولوں پر تو صرف یہی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ واضح طور پر پیغام پہنچا دیں۔ اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی علامی کرو۔ اور طاغوت سے بچو۔ پھر ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ اور کچھ ان میں سے ایسے تھے۔ جن پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ سوتم زمین میں سیر کرو۔ پھر دیکھ لو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ایسے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپ ﷺ خواہ کتنی خواہش کریں۔ اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کردے۔ اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور ان کا کوئی مددگار بھی نہیں ہے
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ رسولوں پر تو صرف یہی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ واضح طور پر اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچا دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔ یعنی پیغام پہنچانے والا بھیجا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اور طاغوت سے بچو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی بھی طاغوت کی غلامی ہے۔ مثلاً فرقوں کی غلامی طاغوت کی غلامی ہے۔ پھر ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ یعنی رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول کرنے والے ہوں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی ہدایت پر ہوں گے۔ اور کچھ ان میں سے ایسے تھے۔ جن پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ یعنی جنہوں نے پیغام کو قبول نہ کیا۔ سوتم زمین میں سیر کرو۔ پھر دیکھ لو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔
خواتین وحضرات
یہ وہ لوگ ہیں جو رسول کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔ مثلاً جیسے لوگوں نے قرآن پاک کو ردکر کے فرقے بنا لیے ہیں۔ ایسے جھٹلانے والے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپ ﷺ خواہ کتنی خواہش کریں۔ اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کردے۔ اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور ان کا کوئی مددگار نہیں ۔

سورہ البقرہ آیت 272 پارہ 3

آپ ﷺ ان کی ہدایت کے زمے دار نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔ اور جو تم مال میں سے خرچ کرو گے وہ خود تمھیں فائدہ دے گا۔ اور تم صرف اللہ تعالیٰ کی اضامندی حاصل کرنے کیلیے خرچ کرتے ہو اور جو کچھ بھی تم مال میں سے خرچ کرتے ہو اس کا پورا پورا اجر تمھیں دیا جائے گا۔ اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ ان کی ہدایت کے زمے دار نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔ اور جو تم مال میں سے خرچ کرو گے وہ خود تمھیں فائدہ دے گا۔ اور تم صرف اللہ تعالیٰ کی اضامندی حاصل کرنے کیلیے خرچ کرتے ہو اور جو کچھ بھی تم مال میں سے خرچ کرتے ہو اس کا پورا پورا اجر تمھیں دیا جائے گا۔ اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

سورہ والضحیٰ آیت 7 پارہ 30

اور آپ کو گمراہ یعنی بے خبر پایا۔ پھر ہدایت دی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم نے آپ ﷺ کو گمراہ یعنی اپنے راستے سے بے خبر پایا۔ تو ہدایت دی یعنی قرآن پاک دیا

سورہ فتح آیات 1 تا 2 پارہ 26

بے شک ہم نے آپ ﷺ کو واضح فتح دی۔ تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔ اور اپنی نعمت آپ پر پوری کریں۔۔ اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی۔ تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔ اور اپنی نعمت یعنی قرآن پاک آپ پر پوری کرے۔ اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے۔

سوال۔ حضرت موسیٰ کی قوم نے ہدایت کیسے حاصل کی۔

سورہ مومنون آیت 49 پارہ 18

بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تا کہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی قوم کو کتاب یعنی تورات کے زریعے ہدایت دی۔

سوال۔ حضرت موسیٰ کی قوم نے ہدایت کیسے حاصل کی۔

جواب سورہ صافات آیات 114 تا 122۔ پارہ 23

اور بے شک ہم نے موسیٰؑ اور ہارون علیہ السلام پر بڑا احسان کیا اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی بھاری مصیبت سے نجات دی اور ہم نے ان کی مدد کی بس وہی غالب رہے اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی اور ان دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دی اور ہم نے ان دونوں کو بعد میں آنے والوں میں باقی رکھا سلام ہو موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر۔ بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ دونوں ہمارے مومن غلاموں میں سے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے کیلیئے واضح کتاب یعنی تورات دی احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا جاتا ہے

کیا ہم احسان کرنے والے لوگ ہیں کیا ہم قرآن پاک کو سیدھے راستے کی ہدایت سمجھتے ہیں؟ کیا ہم مومن غلاموں میں سے ہیں ۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ البقرہ 150اتا 152 پارہ 2

ان سے نہ ڈرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرواوراس لیے کہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کر دوں اور اس لیے کہ تم ہدایت پاؤ۔

جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کرسناتا ہے۔ اور تمھیں پاک کرتا ہے، اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمہیں وہ سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے تھے۔

بس تم مجھے یاد رکھو۔ میں تمھیں یاد رکھوں گا۔ اور میرے شکر گزار رہو۔ اور میری ناشکری نہ کرو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نعمت کہہ رہے ہیں۔ تا کہ اس کے زریعے ہم ہدایت پائیں۔ کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم دی۔ قرآن پاک سکھایا۔ کیا ہم لوگ قرآن سیکھتے ہیں۔ کیا رسول ﷺ کا لایا ہوا کلام سمجھتے ہیں۔ یا صرف اطیعوالرسول کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور قرآن سے بے خبر ہیں۔ قرآن پاک سیکھا ہی نہیں۔

اس قرآن پاک کے زریعے ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیں یاد رکھے گا۔

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔

سورہ النحل آیات 35 تا 37 پارہ 14

اور جن لوگوں نے شرک کیا۔ وہ کہنے لگے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو نہ ہم اللہ کے سوا کسی چیز کی بندگی یعنی غلامی کرتے۔ اور نہ ہمارے باپ دادا۔ اور نہ ہی ہم اسکے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ رسولوں پر تو صرف یہی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ واضح طور پر پیغام پہنچادیں۔ ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ اور طاغوت سے بچو۔ پھر ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ اور ان میں سے بعض ایسے تھے۔ جن پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ سو تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ایسے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپ ﷺ خواہ کتنی خواہش کریں۔ اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کر دے۔ اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ان کا کوئی مددگار بھی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں رسولوں کو بھیجنے کا مقصد بیان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ تمام رسول ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام لاتے ہیں۔ وہ صرف اس بات کی تبلیغ کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اور طاغوت سے بچو۔ یعنی کسی اور کی غلامی نہ کرو۔ پھر ان میں سے بعض لوگ ایسے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ ہدایت والے لوگ وہی ہیں جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں گے۔ اور ان میں سے بعض ایسے تھے۔ جن پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ یعنی وہ طاغوت کی غلامی کرنے والے ہیں۔ سو تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ایسے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپ ﷺ خواہ کتنی خواہش

کریں۔ اللہ جسے گمراہ کر دے۔ اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ان کا کوئی مددگار بھی نہیں ہے۔

یاد رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی طاغوت کی غلامی ہے۔ اور یہی رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے ہیں۔ اور تمام رسول خود بھی اس پیغام کی پابندی کرتے ہیں۔ یعنی وہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہوتے ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل آیت 9 پارہ 15

یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔ اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ جو صالح اعمال کرتے ہیں۔ کہ ان کے لیے یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ قرآن تو سب سے سیدھی ہدایت دیتا ہے۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک

سورہ مائدہ آیت105 پارہ7

اے ایمان والو۔تم پرتمھاری اپنی زمہ داری ہے۔تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچاسکتا۔اگرتم ہدایت پر ہو۔تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔پھر وہ تم کوسب بتا دے گا جوتم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو۔تم پرتمھاری اپنی زمہ داری ہے۔تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اگرتم ہدایت پر ہو۔تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔پھر وہ تم کوسب بتا دے گا جوتم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ ہماری ہدایت قرآن پاک ہے۔اگر ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہوں گے۔تو کوئی گمراہ انسان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے۔پھر وہ ہم سب کو بتا دے گا جو ہم کیا کرتے تھے۔

سورہ البقرہ آیت 158 کا پہلا حصہ پارہ2

رمضان وہ مہینہ ہے۔جس میں قرآن نازل کیا گیا۔جوتمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔اوراس میں ہدایت اور سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ رمضان وہ مہینہ ہے۔جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔جوتمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔قرآن پاک میں سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل موجود ہیں۔یعنی قرآن پاک واضح دلائل کا مجموعہ ہے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کوفرقان کہا۔یعنی سچ ااور جھوٹ میں فرق کرنے والا کہا۔ نہ کہ نام نہاد مفسروں کوفرقان کہا اور نہ نام نہاد اماموں کوفرقان کہا۔حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا رکھا ہے۔ااور اپنے نام نہاد اماموں ااور نام نہاد مفسروں اور فرقوں کوفرقان بنالیا ہے۔یادرہے۔کہ صرف ہمارے امام حضرت ابراہیمؑ ہیں۔

سورہ محمد۔آیات 17اور18۔پارہ26

اور جولوگ ہدایت یعنی قرآن پاک پر ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کوزیادہ ہدایت دیتا ہے اوان کو پرہیز گاری عطا فرماتا ہے۔پھر کیا وہ لوگ قیامت کے منتظر ہیں کہ اچانک ان پر آجائے۔اس کی نشانیاں تو آچکی۔پھر جب قیامت ان پر آپہنچے گی تو پھر ان کے لیے نصیحت حاصل کرنا کہاں ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جولوگ ہدایت یعنی قرآن پاک پر ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کوزیادہ ہدایت دیتا ہے اوان کو پرہیز گاری عطا فرماتا ہے۔ پھر کیا وہ لوگ قیامت کے منتظر ہیں کہ اچانک ان پر آجائے۔اس کی نشانیاں تو آچکی۔پھر جب قیامت ان پر آپہنچے گی تو پھر ان کے لیے نصیحت حاصل کرنا کہاں ہوگا۔ یعنی قرآن پاک کوقبول کرنے کا کونسا موقع باقی رہ جائے گا۔

سورہ البقرہ آیت 26 پارہ1

بیشک اللہ تعالیٰ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ مچھر کی یا اس سے بڑھ کر مثال بیان کرے۔بس جولوگ ایمان لاتے ہیں۔وہ علم رکھتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے سچ ہے لیکن جولوگ کافر ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اس مثال سے اللہ تعالیٰ کا کیا ارادہ ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کوگمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کوہدایت دیتا ہے۔اورگم راہ تو صرف وہ نافرمانوں کو ہی کرتا ہے ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے کافروں یعنی فرقہ پرستوں اورایمان والوں کا رویہ دکھایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں سے ہدایت حاصل کرنے والے ایمان والے ہیں۔ ایمان کا مطلب ہے سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق محمدﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا ہے۔ایمان والے اللہ تعالیٰ کی ہر بات کو سچ مانتے ہیں۔چاہے وہ مچھر کی مثال ہو یا اس سے بھی چھوٹی مثال ہو۔وہ اللہ تعالیٰ کی بات کو سچ سمجھتے ہیں۔

دوسری قسم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی ہے۔جواللہ تعالیٰ کی بات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ایسے لوگ ہی گمراہ ہوتے ہیں۔ اس طرح کے لوگ قرآن پاک کے زریعے گمراہ ہوتے ہیں۔اور ایمان والوں کو ہدایت ملتی ہے۔

خواتین وحضرات

اب میں جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان میں سیدھے راستے کی ہدایت وہی پاسکیں گے۔یعنی اھد نا الصراط مستقیم پر ہوں گے۔جو فرقے نہیں بنائیں گے۔جو قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامیں رہیں گے۔اور مرتے دم تک مسلم رہیں گے۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کروگے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنادیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہے ۔ اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کروگے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔لہذا مرتے دم تک کسی بھی ایمان والے کو فرقہ بنانے سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔لہذا مرتے دم تک کسی بھی ایمان والے کو فرقہ بنانے سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہے۔اور سب کو قرآن پاک مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔اور آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے کافر یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن گیا تھا۔

تو نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے کونسی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے جب فرقے بنا لیے۔ تو مسلم نہ رہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ یعنی کافر بن گئے۔ یعنی نافرمان بن گئے ۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔ دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔ فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔ قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔ نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔ اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنا لیا۔ ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔ نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے ۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنا لیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔ تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔ نام نہاد مفسر فرقوں پر زندہ رہتے ہیں اور اسی پر مرتے ہیں۔ اور رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام ان پر بے اثر ہے۔

❁ سورہ احقاف۔ آیات 29 تا 32۔ پارہ 26

اور جب ہم جنات کے ایک گروہ کو تمہارے طرف لے آئے تھے تا کہ وہ قرآن سنیں۔ پھر جب وہ اس جگہ حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف آئے کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے سچ کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتی ہے۔ اے ہماری قوم کے لوگو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتا۔ اس کیلئے کوئی ولی نہیں ہوگا۔ ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنات کا گروہ قرآن پاک کی دعوت دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ قرآن پاک سچے اور سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔ اگر انہوں نے یہ دعوت قبول نہ کی اور رسول ﷺ کی آواز نہ سنی اور دعوت کو قبول نہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے انہیں کوئی بچانے والا ولی نہیں ہوگا یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کی دعوت قبول کرنے والے کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر کے دردناک انجام سے بچا لیں گے۔

❁ سورہ نساء۔ آیات 174 تا 175۔ پارہ 6

لوگو! تمہارے رب کی طرف تمہارے پاس واضح دلیل آگئی ہے یعنی قرآن۔ ہم نے تمہاری طرف ایسی واضح روشنی نازل کی ہے۔ اب جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں شامل کرے گا اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے سیدھے راستے کی ہدیت ان لوگوں کو ہوگی۔ جو قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں شامل کرے گا۔ وراپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔ ان آیات میں برہان قرآن پاک کو کہا گیا ہے۔ اور روشنی بھی قرآن پاک کو کہا گیا ہے۔

❁ سورہ المائدہ۔ آیات 15 اور 16۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب سے چھپا جاتے ہو اور بہت سے باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں اور انہیں اپنے اجازت سے سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک ان لوگوں کو سلامتی کے طریقے بتاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایسے پیارے لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکالتا ہے اور سیدھے راستے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

سورہ شوریٰ آیات 51 تا 52 پارہ 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔لیکن ہم نے اس وحی یعنی قرآن کو روشنی بنا دیا۔ہم اپنے غلاموں میں سے جس کو چاہیں اس سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلا شبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔یاد رکھو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے اپنے غلاموں میں سے چاہتے ہیں قرآن سے ہدایت دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔یعنی رہنمائی کرتے ہیں یہ سیدھا راستہ اُس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری رہنمائی کی۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے چاہتے ہیں قرآن سے روشنی دکھا دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں یہ سیدھا راستہ اس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری رہنمائی کی۔

سورہ انعام آیات 153 تا 159۔پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے بس تم اس کی اطاعت کرو۔اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اس کے راستے سے الگ کر دیں گے۔یہ وہ بات ہے جس کی اللہ تعالیٰ تمہیں وصیت کرتا ہے۔تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب دی تاکہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحمت ہو اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہ (یہود نصاریٰ) پر نازل کی گئیں تھیں۔اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے یا تم یہ کہو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے ہیں کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کا رب آجائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آجائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آپہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہیں آئے گا۔جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہو۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کرتے ہیں بے شک جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے۔اور فرقے بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے یعنی قرآن پاک بس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے الگ کر دیں گے ان آیات میں قرآن پاک نازل کرنے کی وجوہات بتائی گئی ہیں کہ اگر قرآن پاک نازل نہ ہوتا تو لوگوں نے کس کس طرح کے بہانے کرنے تھے کہ اگر پہلے لوگوں کی طرح ہمارے پاس بھی کتاب ہوتی تو ہم نے ہدایت یافتہ ہونا تھا سیدھے راستے پر ہونا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے پاس کتاب آگئی ہے اب تمہارے پاس کوئی بہانہ نہیں ہے اور لوگوں کو فرقہ بنانے سے منع کیا کہ فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

سورہ النحل آیات 104 تا 109 پارہ 14

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔بے شک جھوٹ تو وہ لوگ بناتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔سوائے اُس کے جس کو مجبور کیا گیا ہو۔اور اس کا دل

ایمان پر مطمئن ہو۔لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا ہے۔اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔اور یہی لوگ غافل ہیں۔کچھ شک نہیں۔کہ یہ لوگ آخرت کے میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ایمان والے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں میں فرق واضح کیا جارہا ہے۔جو انسان ایمان والا ہو۔یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔مگر وہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کے ڈر کی وجہ سے کسی فرقے کا اقرار کرتا ہو۔جب کہ اُس کا دل کسی بھی فرقے پر نہ ہو۔بلکہ قرآن پاک پر مطمئن ہو۔یعنی ایمان پر مطمئن ہو۔تو ایسے انسان کو چھوڑ کر وہ لوگ جو کفر یعنی فرقہ پرستی کو دل کھول کر قبول کریں۔اور اپنے فرقوں پر مطمئن ہوں۔تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔لہذا اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نہیں دیتا۔ میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں اور ایمان والوں کا موازنہ نہ کرنا چاہوں گی۔کہ ان کے نام نہاد مفسر قرآن پاک سے مرتد ہیں۔اوران کی اطاعت کرنے والوں والے بھی مرتد ہیں۔

سورہ فتح آیات 1 تا 8 پارہ 26

بے شک ہم نے آپ ﷺ کو واضح فتح دی۔تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔اور اپنی نعمت آپ پر پوری کرے۔اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے۔اور مدد تو اللہ تعالیٰ کی ہی مدد زبدست ہے۔

وہی ہے۔جس نے مومنوں کے دل پر سکون نازل کیا تاکہ موجودہ ایمان کے ساتھ ان کا ایمان مزید بڑھے۔اور زمین اور آسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جاننے والا علم والا ہے۔تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اوران کی برائیوں کو دور کردے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔اور اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو۔جو اللہ تعالیٰ پر برے گمان کرنے والے ہیں۔انہی پر بُری گردش ہے۔اور اُن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔اوران پر لعنت ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوذخ تیار کر رکھی ہے۔اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔اور اور زمین اور آسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لشکروں کا ذکر کیا ہے۔ایمان والوں کا لشکر یعنی مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔اوران کے گناہوں کو دور کردے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔اور دوسرا لشکر منافق اور مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کا ہے۔ ۔جو اللہ تعالیٰ پر برے گمان کرنے والے ہیں۔انہی پر بُری گردش ہے۔یعنی ان پر برا وقت آنے والا ہے۔اور اُن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔اوران پر لعنت ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دوذخ تیار کر رکھی ہے۔اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔اور اور زمین اور آسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

سورہ طہ۔آیات 134 تا 135۔پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے آپ ﷺ کہہ دیں ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی انتظار کرو بس جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے والے ہیں اور کون ہدایت والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولوں کو بھیجنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی آیات لوگوں تک پہنچانا ہوتی ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت کر کے ایمان والے بن جائیں۔آیات کی اطاعت کرنے والے سیدھے راستے پر ہوں گے اور ہدایت یافتہ ہوں گے۔رسول ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

سورہ قصص۔آیت 75۔پارہ 20

اور ہر امت میں سے ہم ایک گواہ نکال لائیں گے پھر ہم کہیں گے کہ اپنی اپنی دلیلیں پیش کرو پس ان کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور

جو کچھ جھوٹی باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے۔یعنی رسول کھڑا کریں گے۔پھر رسول جب اپنی دلیلیں پیش کریں گے تو لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات تو صرف اللہ تعالیٰ کی تھی اور اس کے علاوہ وہ جو باتیں کہانیاں بنایا کرتے تھے وہ انہیں بھول جائیں گی۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔قیامت والے دن سب جان جائیں گے۔سب کو پتہ چل جائیگا۔

رسول ﷺ جب قرآن پاک کے لیے دلیلیں پیش کریں گے تو لوگوں کو نام نہاد مفسر فرقے اور ان کی کہانیاں سب بھول جائیں گی۔

سورہ جن۔آیات 11 تا 17۔پارہ 29

اور ہم میں سے بعض صالح ہیں۔اور بعض اس کے علاوہ ہیں۔ہم مختلف فرقوں پر تھے اب ہم نے خیال کر لیا ہے کہ نہ تو اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے پس جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اس کو نہ کسی نقصان کا ڈر ہوگا اور کسی زیادتی کا۔اور یہ کہ ہم میں سے بعض فرمابردار ہیں اور بعض نا انصاف ہیں۔بس جو کوئی فرمانبردار ہو گیا تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔اور جو بے انصاف ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں گے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیراب کریں گے۔تاکہ ہم ان کی آزمائش کریں اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ لے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں جنات اپنے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔ اور ہم میں سے بعض صالح ہیں۔یعنی قرآن پاک کی روشنی میں اعمال کرنے والے ہیں اور بعض اس کے علاوہ ہیں کہ جنات بھی مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں جیسا کہ ہم انسان مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں۔یعنی فرقوں پر ہوتے ہیں۔اور جب جنات نے ہدایت یعنی قرآن پاک کو سنا تو اس پر ایمان لے آئے تو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جائے تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔اور جو بے انصاف لوگ ہیں۔وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں وافر پانی سے سیراب کریں گے۔تاکہ ان کی آزمائش کرے۔اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ لے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

سورہ احقاف۔آیت 35۔پارہ 26

بس آپ ﷺ صبر کیجئے۔جس طرح پختہ ارادے والے رسولوں نے صبر سے کام لیا اور ان لوگوں کیلئے جلدی نہ کیجئے جس دن وہ دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے گویا دنیا میں بس دن کی ایک گھڑی ہی رہے اس پیغام کو پہنچا دیجئے اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو صبر کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں اور قرآن پاک کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دے رہے ہیں اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو قرآن پاک کے نافرمان ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے نافرمان ہوں گے۔

سورہ حج۔آیات 23 تا 24 پارہ 17

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا ان کو پاک کلام کی ہدایت کی گئی تھی اور اُس راستے کی ہدایت کی گئی تھی۔جو تعریف کے قابل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں کو قرآن پاک کے پاکیزہ کلام سے ہدایت ملی ہوگی یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی ہدایت ہوگی وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہاں ان کو ریشمی لباس پہنایا جائے گا سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے یہ ایمان والے لوگ ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔

سورہ الحج۔آیات 54 تا 57۔پارہ 17

اورتا کہ وہ جان لیں جن لوگوں کوعلم ملا ہے کہ وہ آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے پھر وہ اس پر ایمان لے آئیں اوران کے دل اس کے آگے جھک جائیں اور بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں لانے والوں کوسیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہےاور جو کافر یعنی فرقہ پرست ہیں وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آجائے یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے اور حکومت اس دن اللہ تعالیٰ ہی کی ہوگی اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردے گا۔پھر جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔وہ نعمتوں والے باغ میں ہوں گے۔اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا یعنی فرقہ پرستی کی اور ہماری آیات کو جھٹلایا ان لوگوں کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دوقسم کے دل دکھائے گئے ہیں جودل قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے ہیں اور قرآن پاک کے سچ کے آگے جھکے ہوئے ہیں وہ ایمان والے ہیں اور یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں۔کیونکہ وہ صالح اعمال والے ہیں۔وہ نعمتوں والے باغ میں ہوں گے۔دوسرا دل وہ ہے جو قرآن پاک کو سچ نہیں سمجھتے وہ قرآن کے معاملے میں ہمیشہ شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت کا عذاب آجائے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا ان کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔ان آیات میں بھی قرآن پاک کو سیدھا راستہ کہا گیا۔

خواتین وحضرات!

اور ہم وہ لوگ ہیں جو قرآن کے سچ سے انجانے اور بیگانے ہوکر زندگی گزارر ہے ہیں۔اور سیدھے راستے سے بے خبر ہیں اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہمیں بخش دیا جائے گا۔

آئیں رسول ﷺ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام۔آیت 161۔پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔جو درست دین ہے ۔ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھی یعنی جو حنیفا تھی۔جو ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گئے تھے۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہداہت کردی ہے ۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے یعنی جو حنیفا تھے۔ یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گئے تھے ۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ۔
۔جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔

یاد رہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اسی درست دین کا حکم رسول ﷺ اور ہمیں دیا ہے۔

سورہ صافات آیات 114 تا 122۔پارہ 23

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر بڑا احسان کیا اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی بھاری مصیبت سے نجات دی اور ہم نے ان کی مدد کی بس وہی غالب رہے اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی اور ان دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دی اور ہم نے ان دونوں کو بعد میں آنے والوں میں باقی رکھا سلام ہو موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر۔بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔بے شک وہ دونوں ہمارے مومن غلاموں میں سے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے کیلئے واضح کتاب یعنی تورات دی احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا جاتا ہے

کیا ہم احسان کرنے والے لوگ ہیں کیا ہم قرآن پاک کو سیدھے راستے کی ہدایت سمجھتے ہیں؟ کیا ہم مومن غلاموں میں سے ہیں ۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ انعام۔آیات125 تا130۔پارہ8

بس اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دیتا ہے اس کا سینہ اسلام یعنی اپنی فرمابرداری کیلئے کھول دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کردے اسکے سینے کو بہت تنگ کردیتا ہے گویا کہ وہ مشکل سے آسمان میں چڑھ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ اس طرح لوگوں پر ناپاکی ڈالتا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور یہی تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے بیشک ہم نے ان لوگوں کیلئے جونصیحت حاصل کرنے والے ہیں تفصیل کے ساتھ آیات بیان کردیں ہیں۔اور ان کیلئے ان کے رب کے ہاں سلامتی کا گھر ہے۔اور ان کے اعمال کی وجہ سے وہی ان کا ولی ہے۔اور جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو جمع کرے گا۔اور فرمائے گا اے جنات کے گروہ تم نے بڑی تعداد اپنے ساتھ لگائی تھی۔اور انسانوں میں سے بھی۔جو ان کے ولی ہیں۔وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم دنیا میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور ہم اس مقررہ وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔آگ تمہارا ٹھکانہ ہے۔اس میں ہمیشہ رہو گے۔پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی مرضی۔ بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا علم والا ہے۔اسی طرح ہم بعض کو بعض کے قریب کردیں گے ان کے اعمال کی وجہ سے۔اے انسانوں اور جنات کے گروہ۔کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے۔جو تمہیں ہماری آیات سناتے تھے۔اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے۔وہ کہیں گے کہ ہم اپنے نفسوں پر گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔اور وہ گواہی دیں گے۔کہ بے شک وہ کافر تھے۔یعنی فرقہ پرست تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سیدھا راستہ کہہ رہیں ہیں۔اور فرماتے ہیں کہ ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کردیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی کا گھر ہے۔اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنوں سے قیامت والے دن پوچھے گا کیا تمہارے پاس میرے پرسول نہیں آئے تھے۔جو تمہیں میری آیات سناتے تھے۔اور تمہیں اس دن کے آنے سے خبردار کرتے تھے۔وہ گواہی دیں گے کہ انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔اور وہ اقرار کرلیں گے۔کہ وہ قرآن پاک کی سچائی کے نافرمان تھے۔یعنی وہ کافر تھے۔یعنی فرقہ پرست تھے۔

سورہ نساء۔آیت115۔پارہ نمبر5

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے سوا کسی دوسرے راستے پر چلے۔حالانکہ ان پر ہدایت واضح ہوچکی ہو۔ اور ایمان والوں کے راستے کے علاوہ کسی کی اطاعت کرے تو ہم اس کو اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکے گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا اور یہ ایمان والوں کا راستہ ہے۔کوئی اس راستے کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیا کرے۔ تو یہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔اور یہ ایمان والوں کا راستہ نہیں ہے۔تو جس طرف انسان چلنا چاہے گا۔اللہ تعالیٰ اُسے اُسی طرف پھیردیں گے۔تو جہنم اس کا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔تو ہمیں ایمان والوں کے راسے پر چلنا ہوگا۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

سورہ کہف آیات54 تا58 پارہ15

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی۔تو ان کو کس چیز نے منع کیا۔کہ وہ ایمان نہ لائیں۔اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔یا ان پر عذاب آجائے۔اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھاسکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کرچکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ

تعالی ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔کہ جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آگیا تو ان کو قرآن پاک پر ایمان لانے سے کس نے روک دیا۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت سے کس نے روک دیا۔کیا وہ اللہ تعالی کے عذاب کا انتظار کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کافر یعنی فرقہ پرست لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھاسکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کرچکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالی ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت یعنی قران پاک کی طرف نہیں آتے۔حالانکہ آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلارہے ہیں ۔مگر یہ نہیں آتے۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 94 تا 96 پارہ 15

اور لوگوں کو کس نے روک دیا۔کہ وہ ایمان نہ لائیں جب ان کے پاس ہدایت یعنی قرآن آگیا مگر یہ کہ انہوں نے کہا۔کہ اللہ تعالی نے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔کہہ دیجیے اگر زمین میں فرشتے ہوتے کہ یہ اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان کے پاس آسمان سے فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے آپ کہہ دیں کہ تمہارے اور میرے درمیان اللہ تعالی کی گواہی کافی ہے۔وہ اپنے غلاموں کے حالات سے خبردار دیکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔کہ لوگوں کو کس نے روک دیا کہ وہ قرآن پاک پر ایمان نہ لائیں۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔صرف وہ قرآن پاک سے اس لیے دور رہتے ہیں۔کہ وہ کہتے ہیں کہ کیا اللہ تعالی نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔یعنی کیا ایک انسان کو اپنا پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اس کے لیے اللہ تعالی اپنی گواہی دے رہے ہیں کہ اگر زمین پر فرشتے ہوتے تو میں فرشتہ بھیجتا۔چونکہ زمین پر انسان ہیں۔لہذا میں نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا۔

آئیں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ نحل آیات 102 تا 104 پارہ 14

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اسے جبرائیلؑ نے تمہارے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا۔تاکہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ان کو ثابت قدم رکھے۔اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اسے ایک آدمی سکھاتا ہے۔اس شخص کی زبان جس کی طرف وہ نسبت کرتے ہیں وہ عجمی ہے اور یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔بے شک جو اللہ تعالی کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔اللہ تعالی انہیں ہدایت نہیں دیتا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ جبرائیلؑ نے اللہ تعالی کی طرف سے قرآن پاک سچائی کے ساتھ نازل کیا۔تاکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کو ثابت قدم یعنی مضبوط رکھے۔اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

سورہ اعراف آیات 51 تا 53 پارہ 8

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا۔اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔لہذا آج ہم نے انہیں اسطرح بھلا دیں گے۔جیسے انہوں اس ملاقات کے دن کو بھلا رکھا تھا۔اور ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔ اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچادی ہے۔ جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل

سے بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ یہ لوگ اب اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ جس دن ان کا انجام سامنے آ جائے گا۔ تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ کہیں گے بیشک ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔ جو ہماری سفارش کر سکیں۔ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تا کہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے قسم کے کام کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔ انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے۔ جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔ اور جن لوگوں نے قرآن پاک کو بھلا رکھا ہوگا۔ جس دن ان کا انجام سامنے آ جائے گا۔ تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔ کہیں گے بیشک ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔ پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔ جو ہماری سفارش کر سکیں۔ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تا کہ جو کام ہم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے قسم کے کام کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔ انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

نوٹ

کافر اور ظالم دونوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرست یعنی فرقے بنانے والے ۔ اس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ کافر ہی ظالم ہیں۔

کافر اور ظالم کی تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں۔ اور ظالم کسے کہتے ہیں۔

سورہ اعراف آیات 42 تا 45 پارہ 8

جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کرتے رہے اور ہم ہر انسان کو اس کی طاقت کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ تو یہی لوگ جنت والے ہیں۔ اور جنت والوں کے دلوں میں اگر کچھ کینہ ہوگا۔ تو ہم اسے نکال دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے۔ سب تعریف للہ تعالی کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی۔ اور ہم ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ بیشک ہمارے رب کے رسول سچ لے کر آئے تھے۔ اور انہیں پکارا جائے گا ۔ کہ یہ جنت ہے ۔ تم اس جنت کے وارث ہو گے۔ اور یہ جنت ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ اور جنت والے دوزخیوں کو پکار کر پوچھیں گے ہم نے تو ان وعدوں کو سچا پا لیا ہے۔ جو ہمارے پروردگار نے ہم سے کیے تھے۔ کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے۔ تم نے انہیں بھی سچا پایا۔ وہ جواب دیں گے ۔ ہاں۔ پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالی کی لعنت ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے۔ اور اس میں ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور آخرت کے منکر تھے۔

اور دونوں کے درمیان ایک پردہ ہوگا۔ اور اعراف پر لوگ ہونگے۔ جو ہر ایک کو اس کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔ وہ اہلِ جنت کو آواز دیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ یہ ابھی جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے۔ اور وہ امیدوار ہوں گے۔ اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔ یہ اہلِ اعراف لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔ کہیں گے۔ کہ آج نہ تمہاری جاعت تمہارے کچھ کام آئی اور نہ وہ چیزیں جن پر تم تکبر کرتے تھے یہ (اہل جنت) وہی لوگ ہیں ۔ جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت نہیں پہنچائے گا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمزدہ ہو گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ اور قرآن پاک کے مطابق عمل صالح اعمال کہلاتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالی ان کی طاقت کے مطابق ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ یہی لوگ جنت والے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالی کینہ نکال

دیں گے۔ان کی جنتوں کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔اور وہ کہیں گے ساری تعریف تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔جس نے ہمیں جنت کی ہدایت دی۔اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔تو ہم کبھی بھی ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔ہمارے رب کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے۔اس وقت اعلان ہوگا کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ جنت ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔جو تم دنیا میں کرتے رہے۔پھر جنت والے ظالموں سے یعنی فرقہ پرستوں سے پوچھیں گے۔کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے۔تم نے انہیں بھی سچا پایا۔وہ جواب دیں گے۔ہاں۔پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے۔اور اس میں ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے تھے۔اور آخرت کے منکر تھے۔فرقہ پرست آخرت سے اس طرح منکر ہیں ۔کہ انہوں نے جنت میں جانے کے ایسے ایسے طریقے لوگوں کو بتاتے ہیں۔جن کا کہیں بھی قرآن پاک میں ذکر نہیں ہے۔اس طرح جو کچھ قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔اس کے منکر ہیں۔ان آیات میں تیسری قسم بھی دکھائی گئی ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو جنت میں ابھی داخل نہیں ہوئے گے۔وہ جنت کے امیدوار ہوں گے۔اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔یہ اہلِ اعراف لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔کہیں گے۔کہ آج نہ تمہاری جماعت تمہارے کچھ کام آئی اور نہ وہ چیزیں جن پر تم تکبر کرتے تھے ۔یہی جنت والے وہی لوگ ہیں ۔جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے۔کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت نہیں پہنچائے گا۔جنت میں داخل ہو جاؤ۔تمہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمزدہ ہوگے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اعراف والے جو جنت والوں اور جہنم والوں کو پہچانتے ہوں گے۔یہ لوگ جنت والوں کو سلامتی کی دعا دیں گے۔یہ لوگ جہنم والوں کو دیکھ کر کہیں گے۔اے ہمارے رب ہمیں ظالموں میں شامل نہ کرنا یعنی فرقہ پرستوں میں شامل نہ کرنا۔یہ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں سے کہیں گے۔کہ جن جماعتوں پر تم تکبر کرتے تھے۔آج تمھارے کچھ کام نہ آئی۔ان ایمان والوں کے بارے میں تم قسمیں کھاتے تھے۔کہ ان پر اللہ تعالیٰ اپنے رحمت نہیں کرے گا۔اس گفتگو کے بعد اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں داخل کردیں گے اور ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

سورہ لقمان آیات 2 تا 5 پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔جو احسان کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں۔زکوٰۃ ادا کرتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔یہی لوگ اپنے رب کے سیدھے راستے پر ہیں۔اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے انسان کو دکھا رہے ہیں۔جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتا ہے۔نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے۔اور آخرت پر یقین رکھے۔یہ انسان گارنٹی کے ساتھ کامیاب ہونے والا ہے۔یہ کامیابی کا مکمل پیکج ہے۔جو دکھا دیا گیا ہے۔کیا ہم اس پیکج کو جانتے ہیں۔جو رب کا سیدھا راستہ ہے۔کیا ہم سیدھے راستے پر ہیں۔قرآن پاک رحمت ہے۔یعنی قرآن پاک کا صفاتی نام رحمت ہے۔

سورہ البقرہ آیات 34 تا 39 پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا۔کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔اُس نے حکم نہ مانا۔اور تکبر کیا۔اور کافروں میں سے ہوگیا۔اور ہم نے حکم دیا۔کہ اے آدم تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو۔اور جہاں سے جی چاہے خوب کھاؤ۔اور اس درخت کے قریب نہ جانا۔ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔پھر شیطان نے اُن کو دھوکہ دیا ۔اور اُسے اُس مقام سے نکلوا دیا۔جہاں وہ دونوں تھے۔اور ہم نے کہا۔کہ تم سب نیچے اُتر جاؤ۔تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔اور زمین میں تمھارے لیے ایک ٹھکانہ ہے۔اور تمھیں وہاں ایک مقرر وقت تک فائدہ اُٹھانا ہے۔پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔بے وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ہم نے کہا۔کہ تم سب اس جنت سے نیچے جاؤ۔اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی اطاعت کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہونگے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جنت سے اُترنے سے پہلے نصیحت کی۔ کہ میری طرف سے ہدایت آئے گی۔ جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔ اُسے کوئی غم اور پریشانی نہیں ہوگی۔ اور جو کفر کریں گے اور جو ہماری آیات کو جھٹلا دیں گے۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

اگر ہم قرآن پاک کی ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں
ہم قرآن پاک کی ہدایت پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم گمراہ ہیں۔ اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔ کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ کہ میری طرف سے ہدایت آئے گی۔ جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔ اُسے کوئی غم اور پریشانی نہیں ہوگی۔ اور جو کفر کریں گے یعنی فرقے بنائیں اور ہماری آیات کو جھٹلا دیں گے۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ کفر کرنے والے لوگ قرآن پاک میں اُن لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جو فرقے بنانے والے ہیں۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیے کافر کسے کہتے ہیں

سورہ طٰہٰ۔ آیات 116 تا 127۔ پارہ 16

ور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اِسے سجدہ کیا مگر اُس نے حکم نہ مانا لہذا ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے۔ پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو۔ نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ، پھر شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا۔ اے آدم میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔ آخر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا جس سے ان کے ستر ان پر ظاہر گئے۔ تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگ گئے۔ اور آدم نے اپنے پرودگار کی نافرمانی کی لہذا وہ بھٹک گیا پھر ان کے پروردگار نے اُنہیں چن لیا۔ ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔ اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔ اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اُن لوگوں کو اندھا کر کے اٹھائیں گے جنہوں نے یہ رویہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ رکھا جس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بھلا رکھا تھا اِس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بھلا دیں گے کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی حدود یعنی قرآن پاک کی حد چھوڑ کر آگے بڑھنے والے تھے اور اپنے رب کی آیات نہیں مانتے تھے ایسے لوگوں کو اسی طرح کی سزا ملے گی اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جب انسان اور شیطان کو جنت سے زمین پر منتقل کیا تو ساتھ یہ بھی نصیحت کی کہ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی تو جو کوئی میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا۔ تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو جو سلوک تم نے ان آیات کے ساتھ کیا تھا اس کی طرف آنکھیں بند کیئے رکھیں تو وہی سلوک میں نے کیا کہ تو اندھا بنا ہوا تھا وہی بنا کر اٹھایا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو نے انہیں بھلا رکھا تھا آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی آیات بھلانے والے لوگ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سزا کا یہ سلوک کریں گے کہ دنیا کہ زندگی بھی تکلیفوں میں گزرے گی۔ اور آخرت میں اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ باقی رہنے والا یعنی ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہے گا۔

خواتین وحضرات!

قرآں پاک سے پہلے بھی جتنی کتابیں آئیں ان کے صفاتی نام بھی ہدایت اور نصیحت تھے اور اس قرآن پاک کے صفاتی نام نصیحت اور ہدایت بھی ہیں۔

کیا ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔اگر ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پرعمل کرنے والے نہیں ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہوجائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

سورہ انعام آیات 84 تا 92 پارہ 7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔یعنی کتاب دی تھی۔اور انکی اُولاد میں داؤ اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔اور زکریا اور یحیٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔

اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہدایت دی اور ہم نے ان کو چن لیا۔اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہے اس کے ذریعے ہدایت دیتا ہے۔اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہوجاتے۔

یہی وہ لوگ ہیں۔جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی۔بس اگر یہ اس کا کفر کریں۔تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس سے کفر نہیں کرتے ہیں۔

تو یہی لوگ ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے۔کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل نہیں کیا۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی۔جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی۔جس کو تم نے الگ الگ ورق بنا دیا ہے۔تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔اور اس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔جو تم نہ جانتے تھے۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔آپ ﷺ کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔جو اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔تاکہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو خبر دار کریں ۔اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کو ڈارئیں ۔

سورہ یوسف آیات 27 تا 40 پارہ 12

اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے ملت کی اطاعت کرتا ہوں ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور سب لوگوں پر فضل ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

اے میرے قید کے ساتھیو۔کیا الگ الگ معبود بہتر ہیں یا اللہ تعالیٰ۔جو اکیلا زبردست ہے۔تم اللہ تعالیٰ کے سوا صرف چند ناموں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔جن کیلیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا۔اُس نے حکم دیا ہے۔کہ اُس کے علاوہ کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔یہی درست دین ہے۔لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات

یہ حضرت یوسف کا خطاب تھا۔جو اپنے باپ دادا کے دین پر تھے۔انہوں نے کہا کہ درست دین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی غلامی نہ کرو۔جبکہ ہم لوگوں نے پیغمبروں کا طریقہ چھوڑ رکھا ہے۔اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا طریقہ تمام رسولوں کا تھا ۔رسول ﷺ کا بھی تھا۔

سورہ انعام آیات 74 تا 83 پارہ 7

اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھا رہے تھے۔تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔پھر جب اس پر رات کی تاریکی چھا گئی۔تو اس نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا۔تو کہا۔یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہوا تو کہا میں زوال پا جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا۔تو کہا یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔پھر جب اُس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔یہ سب سے بڑا ہے۔پھر جب وہ غروب ہو گیا۔تو کہا۔اے میری قوم میں بے زار ہوں۔جنہیں تم شریک کرتے ہو۔

میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کر لیا ہے۔جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔اور اسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی۔تو اُسنے کہا۔کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو۔حالانکہ وہ مجھے ہدایت کر چکا ہے۔اور میں ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔جن کو تم اسکا شریک ٹھہراتے ہو۔مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کچھ چاہے۔میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔اور میں اُنسے کیسے ڈروں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے ۔کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنکو شریک ٹھہراتے ہو۔۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم پر کوئی دلیل نہیں نازل کی۔

بس دونوں فریقوں میں سے زیادہ امن کا کون حقدار ہے۔اگر تم علم رکھتے ہو۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا۔انہی کے لیے امن ہے ۔اور یہی ہدایت پر ہیں۔یہ ہماری دلیل تھی۔جو ہم نے ابراہیم کو ان کے قوم کے خلاف دی تھی۔ہم جس کو چاہیں اسکے درجات بلند کر دیتے ہیں۔بیشک تمھارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیم کی اُن کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔جب وہ کتاب سے نہیں نوازے گئے تھے۔بعد والی گفتگو کتاب کی ہدایت حاصل کرنے کے بعد کی ہے۔

پہلے وہ جس بہترین چیز کو دیکھتے۔اس کے بارے میں گمان کرتے کہ شائد وہ خدا ہے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اس طرح اللہ تعالیٰ انکو اپنی بادشاہی کی طرف متوجہ کرتے تھے۔ہر چیز غائب ہو جاتی۔تو وہ بے چین ہو جاتے۔اور کہنے لگے۔کہ اگر میرے رب نے میری ہدایت نہ کی۔تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔یعنی بے خبر رہ جاؤں گا۔یہ تھی وہ بے چین کیفیت ۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح چین دیا۔کہ ان کو ہدایت یعنی کتاب دی۔اور ان کو دلیل دی کہ کیا میں تمھارے اُن خود ساختہ خداؤں سے ڈروں۔جنکے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کی بات دلیل ہوتی ہے۔کیونکہ وہ ہمارا مالک ہے۔لوگوں کی باتیں دلیل اور حجت نہیں ہوتی۔کیونکہ وہ خدا نہیں ہوتے۔نہ خدا کے شریک ہوتے ہیں۔شریک کا مطلب ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جیسی کوئی چیز نہیں بنائی ہوتی۔نہ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی کوالٹی ہوتی ہے۔اور جو لوگ اپنے ایمان میں ظلم یعنی نافرمانی کی ملاوٹ نہ کریں ۔تو ان کے لیے امن ہے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے ۔جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا۔اسکو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔اگر ہم قرآن پاک کیساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے۔تو یہ ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش ہو گی۔

اسی طرح اگر وہ لوگ ابرہیم پر نازل ہونے والی کتاب کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرتے۔تو یہ اُن کے ایمان میں ظلم یعنی فرمانی کی آمیزش ہوتی۔اگر وہ ظلم کی آمیزش نہ کرتے ۔تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی سلامت رہنے والے لوگ تھے۔

اسی طرح اگر ہم قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرتے ہیں۔تو یہ ایمان میں ظلم کی آمیزش ہو گی۔

سورہ نمل۔آیات 91 تا 92۔پارہ 19

مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر کے مالک کی بندگی یعنی غلامی کروں جس نے اسے احترام بخشا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمابردار بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت پر آتا ہے تو اپنے لیے آتا ہے اور جو گمراہ رہا تو اس سے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول پ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور قرآن سنانے کا حکم ہے اور یہ قرآن قیامت تک لوگوں کے لیے ہے اگر ہم قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں تو ہدایت پر پر ہیں۔اگر اپنے فرقوں پر ہیں تو گمراہ ہیں اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں قرآن سنا دیا آپ کہہ رہے ہیں کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13 تا 18۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور ہر انسان جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت دیتا ہے۔انہوں نے اس کے بعد فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا۔اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اس کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔اور اس طرح قائم رہیے۔جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ہے۔ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کیلئے جلدی مچاتے ہیں اور وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ سچ ہے یاد رکھو جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ یعنی شرع قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرو اور فرقہ نہیں بنانا۔یہی دین پہلے تمام رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔جس کی طرف رسول ﷺ انہیں بلاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کیلئے دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اُس کی غلامی کروں۔اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود فرمابردار بنوں۔آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔آپ کہہ دیجئے کہ میں تو دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔آپ کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا سنو یہ بہت واضح نقصان ہے۔ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو ڈراتا ہے۔اے میرے غلاموں تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ طاغوت کی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔اور اللہ تعالیٰ سے رجوع رہے۔انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ

لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں ۔ جو عقلمند ہیں ۔ پھر کیا جس پر عذاب سچا ثابت ہو جائے ۔ پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے نکال سکتے ہیں ۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ۔ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں ۔ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ۔اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے ۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے ۔ جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے ۔

ان آیات میں نبی کریمؐ اپنا طرز عمل بتا رہے ہیں ۔ان آیات کو غور سے بار بار پڑھیں ان میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے ۔طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں ۔

سورہ الجاثیہ ۔آیت 16 تا 20 ۔ پارہ نمبر 25

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور نبوت اور حکومت دی ۔ اور ان کو پاکیزہ رزق عطاء کیا اور ان کو تمام جہان والوں پر فضیلت دی ۔ اور ہم نے ان کو دین کے واضح احکام دیے ۔ پھر انہوں نے علم یعنی تورات آجانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا ۔ بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے فیصلہ کر دے گا پھر ہم نے آپ کو شریعت یعنی خاص طریقے کے احکام دیے بس آپؐ اس کی اطاعت کرتے رہیں اور ان لوگوں کو خواہش کی اطاعت نہ کریں جو علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور بلاشہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزکاروں کا دوست ہے ۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہے ۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل نے تورات میں اختلاف کیا ۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں اختلاف کیا اب یہ قرآن پاک ہمارے لیے شریعت یعنی یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص احکام لائی ہے اس قرآن کی اطاعت کریں اور ان لوگوں کے خواہش کی اطاعت نہ کریں جو قرآن پاک کا علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے ۔ ظالم یعنی فرقہ پرست ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔اور پرہیزگاروں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے جو قرآن کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ولی ہے ۔یعنی دوست ہے ۔

سورہ ذخرف ۔آیت 26 تا 28 ۔ پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں

سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا ۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے ۔اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے ۔ کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں ۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا ۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں ۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں ۔ کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا ۔یعنی وہی میری ہدایت کرے گا ۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرز عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے ۔ تا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں ۔
ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری ہدایت ہے ۔لہٰذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے ۔ یاد رہے کہ یہی

نبی ﷺ کا طرز عمل بھی تھا۔ کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

سورہ صافات۔ آیات 83 تا 111۔ پارہ 23

اور بے شک نوحؑ کے طریقے پر چلنے والے ابراہیمؑ تھے۔ جب وہ اپنے رب کے سامنے فرمابردار دل لے کر آیا۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا ۔ کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو۔ کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو۔ تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ پھر اُس نے ایک نظر ستاروں کو دیکھا پھر کہا کہ بے شک میں تو بیمار ہوں چنانچہ وہ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔ پھر وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس گئے اور کہا کیا تم کھاتے نہیں۔ تمھیں کیا ہوا ہے۔ کہ تم بولتے نہیں ہو۔ پھر دائیں ہاتھ سے ان کو مارنے لگا تب وہ لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اُس نے کہا کیا تم اس کی غلامی کرتے ہو۔ جن کو تراشتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جو تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس کے لیے ایک مکان یعنی بھٹی بناؤ پھر اسے اس آگ میں ڈال دو۔ انہوں نے اس کیخلاف ایک داؤ کا ارادہ کرنا چاہا مگر ہم نے ان کو نیچا دکھا دیا۔ ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اے میرے رب مجھے صالحین میں سے کر۔ پھر ہم نے اس کو ایک بردبار غلام کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا۔ کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو حکم ملا ہے اسے کر ڈالیے اور آپ انشاءاللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے مان لیا۔ اور باپ نے اس کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے اس کو پکارا ۔ کہ اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ ایک بہت واضح آزمائش تھی۔ اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑی قربانی دی۔ اور پیچھے آنے والوں پر اس کو باقی رکھا۔ ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مومن غلاموں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا طرز عمل بتایا گیا ہے کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر چلنے والا تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی فرمابرداری و غلامی اپنی انتہا پر نظر آتی ہے اس لیے ان پر سلام بھیجا گیا ہے۔ ان کو احسان کرنے والا کہا گیا ہے۔
رسولوں کا طرز عمل دیکھنے کے لیے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کریں گے اور فرقوں میں نہیں پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری فرمابرداری اور بندگی یعنی غلامی سے ہی محبت کرتا ہے اور ہم سے یہی چاہتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا فضل کرے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیم کا طرز عمل کھول کھول کر بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ ہم یہ فرمابرداری صرف قرآن پاک میں غور کر کے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر کے اللہ تعالیٰ کے مخلص غلام بن سکتے ہیں۔ یہی رسولؐ کا طرز عمل تھا۔ اور تمام انبیا کا بھی۔

سورہ شعراء۔ آیات 69 تا 85۔ پارہ 19

اور انہیں ابراہیمؑ کا حال پڑھ کر سناؤ۔ جب اُس نے اپنے باپ آزر سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو انہوں نے کہا۔ ہم بتوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔ اور ان کے پاس جمے بیٹھے رہتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ ابرہیمؑ نے کہا پھر کیا کبھی تم نے ان کو دیکھا ہے جن کی بندگی یعنی غلامی تم اور باپ دادا کرتے رہے۔ بیشک میرے تو وہ سب دشمن ہیں۔ سوائے ایک رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے۔ جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندگی دے گا۔ اور جس سے میں امید رکھتا ہوں۔ کہ روز جزا وہ میری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ شامل کر دے۔ اور بعد کے آنے والوں میں میرا سچا ذکر کر دے۔ اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں شامل فرما۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے طرز عمل کو کھول کھول کر دکھا رہے ہیں یہی طرز عمل حضور نبی کریم ﷺ کا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل نوٹ کیجئے۔

ایک اللہ کے سوا سب میرے دشمن ہیں کہ میں ان کی غلامی کروں غلامی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے شفا دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی بخشے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت والے دن وہ میری خطاؤں کو معاف کرے گا اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ ملا اور بعد کے آنے والوں میں مجھے سچی ناموری عطا کر اور مجھے جنت کے وارثوں میں شامل کر۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور رسول پاک نے بھی اسی طرز عمل کی اطاعت کی اور یہی طرز عمل آپ ﷺ کا بھی تھا۔ اور ہم نے بھی اسی دین کی اطاعت کرنی ہے۔

سورہ انعام۔ آیات 161 تا 163۔ پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے جو بلکل درست دین ہے۔ ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے کہہ دیجیے کہ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلمین میں سے ہوں۔

خواتین وحضرآت!

ان آیات میں رسول ﷺ اسلام لا رہے ہیں یعنی اسلام لانے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین کے طریقے کی وضاحت کر رہے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے کہہ دیجیے کہ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلمین میں سیہوں۔

آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا پیغام سن لیا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر تھے کیا آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر ہیں۔

ان آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیت 73۔ پارہ 3

اور صرف اس کی مانو جو تمہارے دین کی اطاعت کرے آپ کہہ دیجیے کہ بیشک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اور یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔ جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آ جائیں گے آپ کہہ دیجیے کہ بیشک فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ دنیا کے تمام فرقہ پرستوں کو جواب دے رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ اصل میں ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اور یہ اس کا قرآن ہے۔ یہ کہ دیا جائے کسی اور۔ کو جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آ جائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا وسیع علم والا ہے۔

سورہ البقرہ۔ آیات 135 تا 137 پارہ 1

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے کہہ دو نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے یعنی جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیں گئیں

موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہیں۔تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو یعنی حنیفا تھے یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو وہ بھی ایمان لائے اور انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ ان باتوں سے پھر جائیں تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔بریلوی بن جاؤ۔یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے۔تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے یعنی جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں بھی ہمیں اسلام لانے اور ایمان لانا سکھایا گیا ہے۔

سورہ نحل۔آیات 120 تا 123۔پارہ 14

اس میں شک نہیں کہ ابراہیمؑ کی امت یکسو فرمابردار تھی یعنی (سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی ہو گئی تھی) اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھی۔اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کر لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بے شک وہ آخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرو۔جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے طرز عمل کے طریقے کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہ گئے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ابراہیمؑ کی ملت یکسو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھی اور سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو چن لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی اور دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بے شک وہ آخرت میں بھی صالح لوگوں میں سے ہوں گے۔پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرو۔جو یک سو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے

خواتین وحضرات!

اس طریقے کی اطاعت کا نبی کریمؐ کو حکم دیا گیا۔ان آیات کو غور سے پڑھیں یہ نبی کریمؐ کا اسوہ حسنہ تھا طرز عمل تھا۔کیا یہ ہمارا بھی طرز عمل ہے۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یا ہم فرقہ پرستوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں۔ان میں سے کھاؤ۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے۔وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔جس کا تمھیں علم نہیں۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔تو انہوں نے کہا کہ وہ اس کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں۔اور نہ ہدایت پر ہوں۔اور ان کی مثال جو کافر ہیں۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں۔یہ باپ دادا

کے راستے کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر باپ دادا کے راستے پر چلنے والوں یعنی فرقہ پرستی کرنے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے، گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلّائے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

آپ ﷺ کہیے۔میں تو صرف اس کی کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔

کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔قرآن پاک آنکھیں ہے۔تا کہ انسان گمراہ نہ ہو۔بھٹکتا نہ پھیرے۔ٹھوکریں نہ کھائے۔

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

اور جب آپ ﷺ ان کے پاس کوئی معجزہ نہ لائیں۔تو کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خود کوئی معجزہ کیوں نہ بنالیا۔آپ ﷺ کہیے۔میں تو صرف اس کی چیز کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو۔اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ معجزے طلب کرنے والوں کے جواب میں کہتے ہیں۔کہ میں تو صرف وحی کی اطاعت کرنے والا ہوں۔

یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔اور ایمان لانیوالوں کیلیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات

ہم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے منہ موڑ رکھا ہے۔ہدایت اور رحمت سے منہ موڑ رکھا ہے۔اور قرآن پاک کی طرف سے کان بند کیے ہوئے ہیں۔اور معجزوں کی تلاش میں ہیں۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت کہا۔

کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔قرآن اپ کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں۔اس پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی اس کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

سورہ نحل آیات 102 تا104 پارہ14
آپ کہہ دیجیے کہ اسے جبرائیلؑ نے تمہارے رب کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا۔تا کہ جولوگ ایمان لاتے ہیں۔ان کو ثابت قدم رکھے۔اورفرمانبرداران کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اسے ایک آدمی سکھا تا ہے۔اس شخص کی زبان جس کی طرف وہ نسبت کرتے ہیں وہ عجمی ہے اور یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔بے شک جو اللہ تعالی کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔اللہ تعالی انہیں ہدایت نہیں دیتا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔کہ جبرائیلؑ نے اللہ تعالی کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل کیا۔تا کہ جولوگ ایمان لائے یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اوراس کی اطاعت کرتے ہیں ان کو ثابت قدم یعنی مضبوط رکھے۔اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

سورہ نحل آیات 88 تا89 پارہ14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔اور ہم نے پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی ہے۔یعنی مسلم بن گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

کہ نبیؐ قیامت والے دن گواہی دیں گے کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود تھی۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمابرداری اختیار کرلی۔یعنی مسلم بن گئے۔

سورہ زمر۔آیات 22 تا23۔پارہ23

پھر کیا وہ جس کا سینہ اللہ تعالی نے اسلام یعنی اپنی فرمانبرداری کے لیے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی یعنی قرآن پاک پر ہو۔تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ تعالی کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے سخت ہو گئے ہیں۔

یہی لوگ گمراہی میں پڑے ہیں۔اللہ تعالی نے بہترین کتاب نازل کی ہے۔جو ایسی کتاب ہے جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دہرائے گئے ہیں۔اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور پھر ان کے جسم اور دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک کی طرف راغب ہوجاتے ہیں۔یہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہتا ہے اس قرآن کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے پھر اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے سخت ہو گئے ہیں۔یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف اور توصیف بیان کرتے ہیں کہ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے۔جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دہرائے گئے ہیں اور جن کے دل نرم ہو کر قرآن پاک کی طرف راغب ہوجاتے ہیں۔اسی راغب ہونے کو ہدایت کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں۔اس قرآن پاک سے ہدایت دیتے ہیں اور جو اس قرآن پاک سے ہدایت نہیں لیتا۔تو وہ گمراہ ہی رہتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتا۔اس کے لیے پھر کہیں بھی ہدایت نہیں ہے۔وہ گمراہ ہی رہے گا۔

خواتین وحضرات:۔

لوگوں کے رونگٹے اس بہترین کلام سے اس لیے نہیں کھڑے ہوتے کہ ہم انہیں اللہ کی بات سمجھانے کے بجائے یا سمجھنے کی بجائے اس کی غلط تفسیر کو سمجھنے میں لگ جاتے ہیں اور ہمارا دل اللہ کی نصیحت کی طرف راغب نہیں ہوتا اور وہ تفسیر والے اللہ تعالی سے ہٹا کر اپنے فرقے کی بڑائی چاہتے ہیں لہٰذا جو اللہ کی بڑائی نہیں چاہتا وہ قرآن پاک کی طرف

کیسے راغب ہوگا ہمیں اللہ کی آیات میں غور کرنا چاہیے اور بار بار کرنا چاہیے تاکہ ہمیں ہدایت ہو صرف اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور کرنے سے ہی ہمارے رونگٹے کھڑے ہونگے اللہ کی طرف راغب ہونگے یہی اللہ کی ہدایت ہے۔

سورہ انعام۔آیات 125 تا 130۔پارہ 8

بس اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دیتا ہے اس کا سینہ اپنی فرمابرداری کیلئے کھول دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کردے اسکے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ مشکل سے آسمان میں چڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر عذاب ناپاکی ڈال دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ اور یہی تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے بے شک ہم نے ان لوگوں کیلئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں تفصیل کے ساتھ تمام آیات بیان کر دیں ہیں اور ان کیلئے ان کے پرودرگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے۔ اور ان کے نیک اعمال کی وجہ سے وہی ان کا ولی ہے اور جس دن اللہِ تعالیٰ ان سب کو جمع کرے گا۔ اور فرمائے گا اے جنات کے گروہ۔ تم نے انسانوں میں سے بڑی تعداد اپنے ساتھ لگائی تھی۔ اور انسانوں میں سے بھی جو ان کے ولی ہیں۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم دنیا میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور ہم اس مقررہ وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرہ کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانہ ہے۔ اس میں ہمیشہ رہو گے۔ پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی مرضی اسی طرح ہم بعض کو بعض کے قریب کر دیں گے ان کے اعمال کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے۔ اے جنوں اور انسانوں کی جماعتوں کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے۔

جو تمہیں ہماری آیات سناتے تھے۔ اور تمہیں اس دن کے آنے سے ڈراتے تھے۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے جرم کی گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ اور وہ اقرار کریں گے۔ کہ بے شک وہ کافر تھے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے سینے دکھائے ہیں۔ ایک سینہ جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والا ہے۔ جن کو قرآن پاک سے سکون ملتا ہے۔ اور دوسرا سینہ کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں ں کا سینہ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ ہم نے نصیحت کیلئے اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانوں او جنوں سے قیامت والے دن پوچھے گا کیا تمہارے پاس میرے رسول نہیں آئے تھے۔ جو تمہیں میری آیات سناتے تھے۔ اور تمہیں اس دن کے آنے سے خبردار کرتے تھے۔ وہ گواہی دیں گے کہ انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ اور وہ اقرار کرلیں گے۔ کہ وہ کافر تھے یعنی فرقہ پرست تھے۔ یعنی کہ وہ

قرآن پاک کی سچائی کے نافرمان تھے۔ رسول کے زریعے پہنچائی گئی آیات پر نہیں تھے۔

باب نمبر 2

قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کرنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا پیغام اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں قرآن پاک کے زریعے کیا جواب دیتے ہیں۔

یاد رہے کہ دین میں فرقے بنانے والوں کے ساتھ رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد ہدایت والی آیات دیکھیں گے۔

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔ اور گروہ بن گئے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں۔آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا ۔کہ وہ کیا کررہے تھے۔کیونکہ کہ دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سورہ بقرہ آیات 119 تا 121۔پارہ 2

بیشک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔آپؐ سے جہنم والوں کے بارے میں سوال نہ ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ آپؐ سے جہنم میں جانے والوں کے بارے میں کوئی سوال نہ ہوگا۔کیونکہ آپ کو سچ یعنی قرآن پاک کے ساتھ ڈرانے والا اور خوشی والی باتوں سے آگاہ کرنے والا رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور جو لوگ جہنم میں جائیں گے اُن کے بارے میں رسول ﷺ نہیں پوچھا جائے گا۔

سورہ انعام۔آیات 104 تا 106۔پارہ 7

یہی اللہ تعالیٰ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔پس اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔وہ ہر چیز کا وکیل ہے۔آنکھیں اُسے نہیں پاسکتی۔مگر وہ آنکھوں کو پالیتا ہے۔اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آگئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں اسطرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ تم کسی سے پڑھ کر آتے ہو اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم واضح کردیں۔اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آگئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔پھر اللہ تعالیٰ اس بات کو دہراتے ہیں۔کہ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

تینوں مثالوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ایک مثال کو مختلف طریقوں سے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو ہم کس طرح اپنی بات کو مختلف طریقوں سے کرتے ہیں تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کسی سے پڑھ کر آتے ہیں اسی طرح اپنی بات کو مختلف کرنے کا ڈھنگ تو صرف اللہ تعالیٰ کو آتا ہے تاکہ علم والے لوگ جان لیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کردیں، کیونکہ علم والے لوگ زیادہ اچھے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھتے ہیں مثالوں کو زیادہ اچھے طریقے سے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

سورہ یونس۔آیات 108 تا 109۔پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچ آچکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ن آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچ آچکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ دراصل یہ رسول ﷺ کا مکمل خطاب ہے۔جو ہمارے نام ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے صبر کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم ہے۔

- سورہ نمل۔آیت 91 تا 92۔ پارہ 20

بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی بندگی یعنی غلامی کروں جس نے اسے محترم بنایا ہے۔اور ہر چیز اُسی کی ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں اور یہ کہ قرآن پڑھوں۔اب جو ہدایت پر آتا ہے تو اپنے لیے ہی آتا ہے اور جو گمراہ رہا تو بس آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبیؐ قیامت تک آنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی بندگی یعنی غلامی کروں جس نے اسے محترم بنایا ہے۔اور ہر چیز اُسی کی ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں اور یہ کہ قرآن پڑھوں۔اب جو ہدایت پر آتا ہے تو اپنے لیے ہی آتا ہے اور جو گمراہ رہا تو بس آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں خود بھی قرآن پاک کے فرمانبردار رہے اور ہمیں بھی قرآن پاک کی ہدایت کی حاصل کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور اگر کوئی قرآن پاک کی ہدایت حاصل نہیں کرتا اور گمراہ رہتا ہے۔تو اُس سے نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔تو صرف خبردار کرنے والا ہوں

- سورہ زمر۔آیت 41۔ پارہ 24

بلاشبہ ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آگیا تو اس کا اپنا ہی بھلا ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آگیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کے

وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے زریعے پہنچا دیا ہے ۔ پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

سورہ عنکبوت۔ آیت 50۔ پارہ 21

اور وہ کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے کہ معجزے تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔ سوال ہے کیا ہم قرآن پاک سے خبردار ہو چکے ہیں!!!

سورہ جن ایات 21 تا 23 پارہ 29

" آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں لوگوں کا دوٹوک جواب موجود ہے کہ نبی ﷺ کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے نہ بھلائی نہ برائی وہ کہتے ہیں کہ مجھے بھی کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا میں صرف اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ قرآن پاک لوگوں تک پہنچاؤں اور اگر کوئی اطیع اللہ واطیع الرسول کی نافرمانی کرے گا یعنی قرآن پاک کی نافرمانی کرے گا تو وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا قرآن پاک کی اطاعت کا مطلب ہے اطیع اللہ واطیع الرسول۔

سورہ نساء۔ آیت 79 کا آخری حصہ تا 80۔ پارہ 5

آپ ﷺ کو تو ہم نے لوگوں کے لئے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کیلیئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے جس نے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کی اور جو پھر گیا۔ تو آپ ﷺ کو ہم نے ان کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا لوگوں کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اپنا پیغام یعنی قرآن پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کیلیئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور جو کوئی اس پیغام سے پھر گیا۔ تو آپ ﷺ کو ہم نے ان کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والے ہیں۔ نہ کہ لوگوں کو بچانے والے۔

سورہ الغاشیہ۔ آیات 31 تا 36۔ پارہ 30

آپ ﷺ نصیحت کرتے رہیئے ۔ بیشک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں مگر جو پھر گیا اور کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ آپ ﷺ لوگوں پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ ﷺ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔مگر جس نے کفر کیا یعنی فرقہ بنایا اور پھر گیا یعنی مرتد ہوگیا۔تو اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کرآنا ہے پھر بیشک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

سورہ مزمل ۔آیت 9 پارہ 29

اور آپ ﷺ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیے۔اور سب کو چھوڑ کر صرف اسی کے ہوجایئے وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے آپ اسی کو اپنا وکیل بنالیجئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس لائق نہیں۔جس کی غلامی کی جائے۔اسی کو اپنا وکیل بنالیجئے اور سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہوجایئے۔

سورہ انعام ۔آیات 65 تا 68۔پارہ 7

آپ ﷺ کہیے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہیں فرقے فرقے بنا کر ایک دوسرے سے لڑائی کا مزہ چکھادے،ہم کس طرح مختلف طریقوں سے اپنی آیات بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں اور آپ کی قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہ سچ ہے آپ ﷺ ان سے کہیے میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عن قریب آپ کو سب کچھ معلوم ہوجائے گا اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں تو ان کے پاس مت بیٹھیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلادے تو یاد آجانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ فرمارہے ہیں کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں یہ بات ان لوگوں کے لئے کہی جارہی ہے جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا دیا۔

ظالم کا مطلب قرآن پاک میں فرقہ پرست بتایا گیا ہے۔جنہوں نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنالیے۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔تو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت بھی اللہ تعالیٰ نہیں دے رہے۔یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلادے تو یاد آجانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے۔میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عن قریب آپ کو سب کچھ معلوم ہوجائے گا۔

ان آیات میں فرقہ پرستی کو اللہ تعالیٰ کا عذاب کہا گیا ہے۔جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے آتا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔فرقہ پرست قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا کر فرقے بناتے ہیں۔اس لیے قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے عذاب آتے ہیں۔

سورہ ''ق'' آیت 45۔پارہ 26

ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور آپ ﷺ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں بس آپ ﷺ اس قرآن سے ہر اس انسان کو نصیحت کریں جو میرے عذاب کی دھمکی سے ڈرے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ آپ ﷺ لوگوں پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں بس قرآن پاک کی نصیحت پہنچانے والے ہیں۔

سورہ شوریٰ ۔آیت 48 کا پہلا اور دوسرا حصہ۔پارہ 25

پھر اگر وہ پھر جائیں تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ ﷺ کے ذمہ تو پیغام پہنچادینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا جولوگ قرآن پاک سے مرتد ہوکرفرقے بناتے ہیں۔ یہ لوگ قرآن پاک سے پھر چکے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا مرتدوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپؐ کا کام تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی قرآن پاک پہنچا دینا ہے۔

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔ آیات 44 تا 48۔ پارہ 25

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے تو اس کے بعد اس کا کوئی ولی نہیں ہے اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے ڈرے چھپی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو قیامت والے دن خسارے میں ڈالا۔ سن لو بے شک ظالم ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہنے والے ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہیں ہوگا جو ان کی مدد کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اپنے رب کو قبول کرلو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے اس دن نہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ تم انکار کرسکو گے پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا آپ کے ذمہ تو بس مبین پہنچا دینا ہے اور بے شک جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو ان کے بداعمالیوں کی بدلے میں جو وہ اپنے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اس کے بدلے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر انسان کفر کرنے لگتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صرف خود کو ولی کہا اور آپ ﷺ کیلئے فرمایا کہ وہ لوگوں کی حفاظت کرنے والے نہیں ہیں بچانے والے نہیں ہیں آپ کا کام تو بس پیغام یعنی قرآن پہنچا دینا تھا اور جہنم سے بچانے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اپنے رب کو قبول کرلو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 6۔ پارہ 25

اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو اپنا ولی بنا لیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی نگرانی کررہا ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ نبی کریم ﷺ ان لوگوں کے وکیل نہیں ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو اپنا ولی بنا رکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 9 تا 10۔ پارہ 25

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ولی بنا رکھے ہیں حالانکہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر شئے پر قادر ہے اور جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کا جواب سن لیا کہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اختلاف رکھنے والوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی کرے گا۔ یعنی فرقہ پرستوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی کرے گا۔

سورہ ہود۔ آیت 12۔ پارہ 12

ایسا نہ ہو کہ آپؐ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپؑ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اسی وجہ سے آپؐ کا دل تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا آپؐ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ نبی کریم ﷺ تو خبردار کرنے والے ہیں اور وکیل تو ہر چیز کا اللہ تعالیٰ ہے۔

- سورہ انعام۔آیات 66 تا 67۔پارہ 7

اور آپ کی قوم نے اس یعنی قرآن پاک کو جھٹلا دیا حالانکہ وہ سچ ہے آپ ﷺ ان سے کہیے کہ میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظہور کا وقت مقرر ہے عنقریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا یہ جواب ان لوگوں کیلئے ہے جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا رکھا ہے لوگوں کو قرآن دکھایا جائے تو وہ فضول باتیں کرنے لگتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے نبی کا دوٹوک جواب ہے کہ میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں۔تمہیں اس کا پتہ جلد ہی چل جائے گا کہ قرآن پاک سچ تھا۔کیونکہ ہر کام ہونے کا وقت مقرر ہوتا ہے۔

- سورہ احزاب۔آیت 1 تا 3۔پارہ 21

اے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور کافروں اور منافقین کی اطاعت نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی کی جاتی ہے اس کی اطاعت کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہر اس بات سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ تمہارا وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو حکم دے رہے ہیں۔کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو۔یعنی فرقہ پرستوں کی اطاعت نہ کرو۔یہ اُس دور کے فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کیلئے کہہ رہے ہیں اور وکیل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

- سورہ تغابن۔آیت 12۔پارہ 28

اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔یا اس کا ترجمہ اس طرح بھی کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ رسول کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے پھر اس پیغام سے پھر جانا یعنی مرتد ہو جانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہے۔جبکہ پیغام کی فرمانبرداری اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔قرآن پاک کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔

- سورہ بنی اسرائیل۔آیت 93 کا آخری حصہ۔پارہ 15

آپ ﷺ کہیے میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف قرآن پاک پہنچانے والا انسان ہوں۔

- سورہ نور۔آیت 54۔پارہ 18

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو اُس کے ذمہ تبلیغ کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے خود ذمہ دار ہو اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ نبی کے ذمہ تو قرآن پاک کی تبلیغ کا بوجھ ہے اور ہمارے ذمہ اس تبلیغ کو قبول کرنے کا بوجھ ہے اور یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔ رسول ﷺ کے ذمے مبین یعنی قرآن پاک پہنچا دینا ہے۔

سورہ فرقان۔ آیت 30 تا 31۔ پارہ 19

رسول کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں سنا جنھوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے۔ یہ رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔ ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور راہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ فرقان۔ آیت 25 تا 31۔ پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگا تار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔ اور کہے گا۔ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔ اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسولؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔ اس نے تو میرے پاس نصیحت آ جانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسولؐ گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں

خواتین وحضرات:

جن لوگوں نے فرقے بنائے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ایسے تمام لوگ نبیؐ کے دشمن ہیں۔ ان آیات کو بار بار پڑھیں آپ کو انشاء اللہ سمجھ آ جائے گی۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم نے رسولؐ کا راستہ قرآن پاک اختیار کیا ہوا ہے یا ہم وہ لوگ ہیں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

سورہ نحل۔ آیات 82 تا 83۔ پارہ 14

پھر اگر وہ پھر جائیں تو بیشک آپ کا زمہ واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہنچانتے ہیں۔ پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر کافر ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ہمارا دوٹوک حال اور صورتحال موجود ہے نبی کریم ﷺ نے تو قرآن پاک پہنچا دیا ہے لوگ جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے نعمت ہے پھر بھی ہم اس کا انکار کرنے والے بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہم فرقے بنا کر کافر بن چکے ہیں۔

سورہ المائدہ۔آیت 92۔پارہ 6

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور بچ جاؤ پھر اگر تم پھر گئے تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ پر تو بس واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک سنا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت قرآن پاک کے پیغام کی اطاعت میں ہے اگر ہم نے قرآن پاک سے پھر گئے یعنی مرتد ہوگئے تو نبی ﷺ کے ذمہ ہم تک قرآن پاک پہنچانا ہے۔ ہم لوگ فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے نافرمان بن چکے ہیں۔ قرآن پاک سے پھر گئے۔ مرتد ہوگئے۔

سورہ یونس۔آیت 101 پارہ 11

کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس میں غور کرو اور معجزے اور خبردار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ کوئی معجزہ اور رسول ان لوگوں کے کام نہیں آنے والا۔ جو ایمان نہیں لاتے ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یعنی جو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتا اور اس کی اطاعت نہیں کرتا کوئی معجزہ اور کوئی رسول ان کے کام نہیں آسکتا یہ اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب ہے۔

سورہ زخرف۔آیت 87 تا 89 پارہ 25

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے ''اللہ تعالیٰ نے'' پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں اور اس قول کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجئے اور فرما دیجئے کہ تم کو سلام ہے پس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے آپ ﷺ کو ان سے منہ موڑنے کا حکم ہے رسول ﷺ نے لوگوں کے بارے میں قسم کھائی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لانے والے تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجئے اور کہہ دیجئے کہ تم کو سلام ہے جلد ہی تمہیں سب پتہ چل جائے گا۔

سورہ ص۔آیات 86 تا 88۔پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سنا کہ مجھے اس قرآن کی تبلیغ کے بدلے میں کچھ نہیں چاہیے نہ ہی میں کوئی تکلف کرنے والا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

سورہ انعام۔آیت 57 تا 58۔پارہ 7

آپ ﷺ کہیے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پر ہوں جسے تم نے جھٹلا دیا ہے اور جس کی تم جلدی کر رہے ہو وہ عذاب میرے پاس نہیں ہے۔ حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے جو سچ بیان کرتا ہے۔ اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اگر وہ میرے پاس ہوتا جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ ظالموں یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں۔

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سنا کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں اور قرآن پاک پر قائم نہ رہنے والوں کے لئے نبی ﷺ کا دو ٹوک جواب یہ ہے چونکہ تو نے اس سچ کو جھٹلا دیا ہے میرے پاس تمہیں عذاب دینے کا اختیار نہیں ہے جس عذاب کی تمہیں جلدی ہے اگر میرے پاس وہ اختیار رہوتا تو تم پر آ چکا ہوتا حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

سوہ نجم۔آیات 29 تا30۔پارہ 27

پس اس سے منہ پھیرلیں۔جو ہماری نصیحت سے پھر جائے۔جو دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔ان کے علم کی رسائی بس اتنی سی ہے۔بلا شبہ آپ ﷺ کا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے گمراہ ہوگیا ہے اور کون سیدھے راستے پر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے قرآن پاک سے پھر جانے والیعنی فرقے بنانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ آپ ﷺ بھی ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجئے قرآن سے پھر جانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو بھی منہ موڑنے کا حکم دیدیا ہے۔

سورہ زمر۔آیات 53 تا62۔پارہ24

آپ ﷺ کہہ دو!اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہوجاتا۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات

!ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو سناتے ہیں۔کہا اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہوجاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔ قیامت والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

سورہ نبی اسرائیل۔ آیت 86۔ پارہ 15

اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو واپس لے لیں پھر تم اس کیلئے ہمارے مقابلے میں کسی کو وکیل نہ پاؤ۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے بات کر رہے ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی خودمختاری دکھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم آپ ﷺ کی طرف نازل کردہ وحی کو واپس لے لیں تو پیغمبر کے پاس ایسا کوئی وکیل نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر آسکے اور اس سلسلے کیلئے کچھ کر سکیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی وکیل بھی نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی بھی وکیل نہیں بن سکتا۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیت 53 تا 54 پارہ 15

اور میرے غلاموں سے کہہ دیجیے۔ کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو۔ بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب علم رکھتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ ﷺ کو ان لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا علم رکھتا ہے کہ کس پر رحم کرنا چاہیے اور کس کو عذاب دینا چاہیے اور آپ ﷺ لوگوں کے وکیل نہیں ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیات 61 تا 69 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اس نے کہا کہ میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا کہنے لگا دیکھ تو کیا یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جا جو ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھرپور سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اس کو اپنی آواز سے بہکالے اور ان پر سوار اور اپنے پیادے چڑھا اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ اور جو وعدے شیطان ان سے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے بے شک میر غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ تمہیں بھول جاتا ہے پھر جب وہ خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔ اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے کہ تمہیں خشکی کی جانب لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی وکیل نہ پاؤ یا تم بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں سمندر میں دوبارہ لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہیں نافرمانی کے بدلے میں غرق کر دے پھر تم اپنے لئے اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا کرنے والا نہ پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ شیطان سے کہہ رہے ہیں۔ میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔ تیرا زور صرف ان پر چلے گا۔ جو تیری اطاعت کریں گے۔ جو میری اطاعت کریں گے ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔ کیونکہ وہ صرف میری سنیں گے۔ اور تیرا رب وکیل ہونے کے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے۔ جو اپنی نافرمانی کے بدلے میں عذاب دے۔ تو کوئی اللہ تعالیٰ کا پیچھا نہیں کر سکتا۔ اس بات کے لیے تمھارے پاس کوئی وکیل نہیں ہے۔

سورہ فرقان 40 تا 44 پارہ 19

اور جب یہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں

پر جسے نہ رہتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر دیتا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے گمراہ ہے کیا آپ نے اس انسان کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو خدا بنا رکھا ہے تو کیا آپ ﷺ ان کے وکیل ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اپنے نفس کی اطاعت اختیار کر رکھی ہے آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

سورہ یونس آیت 9 تا 10 پارہ 11

بیشک جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں صالح عمل کئے۔ ان کا رب ان کو ایمان کی وجہ سے ہدایت کرے گا ۔ جنت میں ان کے لیے نہریں جاری ہونگی وہاں ان کی پکار ہوگی۔ اے اللہ تیری زات پاک ہے ۔ اور ان کی باہمی دعا ہوگی۔ سلام۔ اور اُن کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہونگے۔ کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

سورہ آل عمرآن آیت 28 پارہ 3

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ او جو ایسا کرے گا۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں. ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ اور جو ایسا کرے گا۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے-----

باب نمبر 3

ہدایت کی کہانی

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں قرآن پاک کے زریعے کیا جواب دیتے ہیں۔

اس کہانی کو قرآن پاک سے دکھانے کا مقصد یہ ہے۔ کہ کیا ہم ہدایت پر ہیں۔ یا گمراہ ؟

خواتین وحضرات

آج میں آپ کو قرآن پاک سے ہدایت کے بارے میں ایک مکمل کہانی دکھانا چاہتی ہوں۔ کہانی کا آغاز بھی اللہ تعالیٰ کی بات سے ہوگا۔ اور انجام بھی اللہ تعالیٰ کی بات پر ہوگا۔

اس کہانی میں دوخاص کردار ہیں۔ایک کردار مومن کا ہے۔جولوگوں کو ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔مومن حضرت موسیٰ اورحضرت ہارونؑ کا ساتھی ہے۔اِن کی اطاعت کرنے والا ہے۔اورایک کردار فرعون کا ہے۔یعنی اس کے مقابلے پرفرعون ہے۔جس نے اپنی قوم کوگمراہ کیا۔گمراہ کا مطلب ہے۔جس سے اپنے گھر کوجانے والااس کا سیدھاراستہ گم ہوجائے۔یعنی اپنے راستے سے بے خبر ہوجائے۔یعنی گمراہ۔فرعون نے اپنی قوم کوگمراہ کیا۔اوروہ ڈوب گئے۔جبکہ مومن جنت کامہمان بن گیا۔

اللہ تعالیٰ کی آوازسنیں۔اللہ تعالیٰ کیافرمارہے ہیں۔

سورہ طٰہٰ آیت 82 پارہ16

اوربے شک میں بخشنے والا ہوں اسے جوتوبہ کرے۔اورایمان لائے اورصالح عمل کرے۔پھرہدایت پررہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔کہ میں بخشنے والا ہوں یعنی اس کے گناہ معاف کرنے والا ہوں۔جوتوبہ کرے۔اورایمان لائے اورصالح عمل کرے۔پھرہدایت پر رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پررہے۔

مومن کی آوازسنیں وہ کیا کہہ رہا ہے۔

سورہ مومن آیت38پارہ24

اوراُس نے کہا۔ جوایمان لایا تھا۔اے میری قوم میری اطاعت کرو۔میں تم کوسیدھے راستے کی ہدایت دوں گا۔

خواتین وحضرات

یہ ایک مومن کی آواز ہے۔جوکہہ رہا ہے۔کہ میری اطاعت کرو۔میں تم کوسیدھے راستے کی ہدایت دوں گا۔

یہ کس چیز کی اطاعت کاحکم دے رہا ہے۔واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک شخص ہے۔جورسولوں کے ساتھ یعنی حضرت موسیٰ اورحضرت ہارون کے ساتھ مل کردین کی دعوت دے رہا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کواتنا پسند ہے کہ اس شخص کے نام پراللہ تعالیٰ نے سورہ مومن نازل کی۔سورہ احقاف اورسورہ یاسین میں بھی اس شخص کاتفصیلی ذکر ہے۔

خواتین وحضرات

سوال یہ ہے۔کہ رسولوں کے ہوتے ہوئے یہ شخص کس چیز کی اطاعت کاحکم دے رہا ہے۔اپنے جیسے اٹھنے اور بیٹھنے کی ترغیب دے رہا ہے ۔یعنی وہ جیسے زندگی گزارتا ہے اُس طرح کی زندگی گزارو ۔

ہرگزنہیں۔ہرگزنہیں۔۔آئیں آگے دیکھیں وہ کیا کہتا ہے۔

سورہ یاسین آیات20 تا25پارہ23

اورشہر کے کسی مقام سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔اُس نے کہا۔اے میری قوم ان رسولوں کی اطاعت کرو۔جوتم سے کوئی اجرطلب نہیں کرتے۔اوروہ ہدایت پرہیں۔اورکیا وجہ ہے۔کہ میں اُس کی غلامی نہ کروں۔جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔اورتم سب اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔کیامیں اسے چھوڑکرایسے معبوداختیارکروں۔کہ اگررحمان مجھے تکلیف دیناچاہے توان کی سفارش مجھے کوئی فائدہ نہ دے۔اورنہ وہ مجھے چھڑاسکیں۔بیشک میں تو واضح گمراہی میں پڑگیا۔بیشک میں تمھارے رب پرایمان لایا۔بس میری بات سنو۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ وہ لوگوں کورسولوں کی اطاعت کاحکم دے رہا ہے۔کیاوہ لوگوں سے یہ کہہ رہا ہے۔کہ رسول جیسے زندگی گزارتے ہیں۔یعنی جیسے وہ اُٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔اس طرح کی زندگی گزارو۔ہرگزنہیں۔ہرگزنہیں۔وہ یہ نہیں کہتا بلکہ وہ کہتا ہے۔کہ اسلیے ان کی اطاعت کروکہ وہ ہدایت پرہیں۔مومن نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔اورتم سب اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

وہ رسولوں کی اطاعت کی وجہ ہدایت بتارہا ہے۔آئیں دیکھتے ہیں کہ رسولوں کے پاس ہدایت کیا چیزتھی۔جورسولوں کے پاس تھی۔

سورہ مومنون آیت 49پارہ18

بیشک ہم نے موسیٰ کوکتاب دی تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی قوم کو کتاب یعنی تورات کے زریعے ہدایت دی۔

سورہ مومن آیات 53 تا 54 پارہ 24

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی۔اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا۔جو عقل مندوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسولوں کے پاس ہدایت یعنی تورات تھی۔وہ رسول اُس کی اطاعت کرنے والے تھے۔اس لیے ہدایت پر تھے۔دراصل مومن شخص تورات یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دے رہا تھا اس لیے وہ کہتا ہے کہ میری بات سن لو۔

اس سے ثابت ہوا کہ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنیوالے ہیں تو ہمیں بھی ہدایت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی۔اسے رسول کی اطاعت کہتے ہیں۔کیونکہ سورہ البقرہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ۔یہ ایک کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔یہ پرہیزگاروں کیلیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم خود کو قرآن پاک کا وارث سمجھتے ہیں۔تو رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہوگی۔ہمیں قرآن پاک کھولنا ہی پڑے گا۔یعنی ہمیں قرآن پاک کو ہدایت ماننا ہی ہوگا۔اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنا ہوگی۔کیونکہ قرآن پاک ہماری ہدایت ہے۔اور یہ ہدایت رسول ﷺ کے پاس تھی۔اور ہم اس کے وارث ہیں۔

اور مومن کے کے مقابلے پر فرعون بھی اپنی تبلیغ کر رہا ہے۔جو الفاظ مومن نے دہرائے ہیں وہ فرعون بھی الفاظ دہرا رہا ہے۔الفاظ ایک جیسے ہیں۔مگر عقیدے میں فرق دیکھیں۔

سورہ مومن آیات 29 کا دوسرا حصہ پارہ 24

فرعون نے کہا اے میری قوم میں تم کو وہی دکھاتا ہوں۔جسے میں دیکھتا ہوں۔اور میں تمھیں سیدھے راستے کی ہدایت دوں گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ مومن کے پاس سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے تورات ہے۔جبکہ فرعون کے پاس اپنے خیالات ہیں۔اسے وہ سیدھے راستے کی ہدایت کہہ رہا ہے۔
آپ نے دیکھا کہ دونوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔دونوں ایک جیسے ہرگز نہیں ہیں۔فرعون اپنے خیالات پر ایمان لانے والا ہے جبکہ مومن اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا ہے۔

خواتین وحضرات

اس سے ثابت ہوا کہ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنیوالے ہیں تو ہمیں بھی ہدایت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی۔اسے رسول کی اطاعت کہتے ہیں۔کیونکہ سورہ البقرہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ۔یہ ایک کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔یہ پرہیزگاروں کیلیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم خود کو قرآن پاک کا وارث سمجھتے ہیں۔تو رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہوگی۔ہمیں قرآن پاک کھولنا ہی پڑے گا۔یعنی ہمیں قرآن پاک کو ہدایت ماننا ہی ہوگا۔اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنا ہوگی۔کیونکہ قرآن پاک ہماری ہدایت ہے۔اور یہ ہدایت رسول ﷺ کے پاس تھی۔اور ہم اس کے وارث ہیں۔اور قیامت تک آنے والے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے اس ہدایت پر ہوں گے۔تو مومن ہوں گے۔ورنہ فرعون کی قوم ہوں گے۔

سورہ طٰہٰ آیت 79 پارہ 16

اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ دی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ دی۔یعنی تورات نہ دی۔

سورہ البقرہ آیت 53 پارہ 1

اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان دی۔ تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ تورات سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی تھی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کو فرقان کہہ رہے ہیں۔ تورات وہ کتاب ہے۔ جو موسیٰؑ کو دی گئی۔

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرآن پاک میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔

اس کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرآن پاک میں ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔

سورہ بنی اسرائیل آیت 9 پارہ 15

یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔ اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ جو صالح اعمال کرتے ہیں۔ کہ ان کے لیے یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ قرآن تو سب سے سیدھی ہدایت دیتا ہے۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو خوشخبری دیتا ہے۔ کہ ان کے لیے بلاشبہ بہت بڑا اجر ہے۔

سورہ دھر آیات 3 پارہ 30

بیشک ہم نے اس کو راستے کی ہدایت دی۔ پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ بیشک ہم نے انسان کو راستے کی ہدایت دی۔ پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک دیا۔ قرآن پاک ملنے پر شکر کرنے والا ہے۔ یا نافرمان۔ یعنی فرقہ پرست

سورہ اعراف آیت 30 پارہ 8

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور دوسرے فریق پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ بیشک انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنالیا تھا۔ اور بیشک وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ دنیا میں دو فرقے ہیں۔ ایک ہدایت والا اور دوسرا گمراہ۔

ایک فرقے کو اس نے ہدایت یعنی اپنی کتاب دی اور ایک فرقے پر گمراہی سچی ہوگئی۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنالیا تھا۔ اور بیشک وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

سورہ مائدہ آیت 105 پارہ 7

اے ایمان والو۔ تم پر تمھاری اپنی زمہ داری ہے۔ تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اگر تم ہدایت پر ہو۔ تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تم کو سب بتا دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو۔تم پر تمھاری اپنی زمہ داری ہے۔تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اگر تم ہدایت پر ہو۔تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔پھر وہ تم کو سب بتا دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ ہماری ہدایت قرآن پاک ہے۔اگر ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہوں گے۔تو کوئی گمراہ انسان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے۔پھر وہ ہم سب کو بتا دے گا جو ہم کیا کرتے تھے۔

سورہ یاسین آیات 20 تا 26 پارہ 23

اور شہر کے کسی مقام سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔اُس نے کہا۔اے میری قوم ان رسولوں کی اطاعت کرو۔جو تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتے۔اور وہ ہدایت پر ہیں۔اور کیا وجہ ہے۔کہ میں اُس کی غلامی نہ کروں۔جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔اور تم سب اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔کیا میں اسے چھوڑ کر ایسے معبود اختیار کروں۔کہ اگر رحمان مجھے تکلیف دینا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کوئی فائدہ نہ دے۔اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں۔بیشک میں تو واضح گمراہی میں پڑ گیا۔بیشک میں تمھارے رب پر ایمان لایا۔بس میری بات سنو۔۔۔

اسے کہا گیا جنت میں داخل ہو جا۔اس نے کہا۔اے کاش میری قوم کو معلوم ہوتا کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا ہے۔اور مجھے عزت والوں میں سے کر دیا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات مومن کا انجام دکھایا گیا۔جب اسے جنت میں داخل کیا گیا۔تو اس نے کہا کاش میری قوم کو معلوم ہوتا کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا ہے۔اور مجھے عزت والوں میں سے کر دیا ہے۔

سورہ زخرف آیات 44 تا 50 پارہ 25

اور بے شک یہ قرآن آپ ﷺ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے۔اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔اور آپ سے پہلے آنے والے رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔کہ کیا ہم نے رحمان کے سوا کوئی اور معبود بنائے تھے کہ ان کی غلامی کی جائے۔اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات سمیت فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔اس نے کہا۔کہ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔یعنی پیغام پہنچانے والا ہوں۔پھر جب وہ انکے پاس ہمارے معجزات کے ساتھ آئے۔تو وہ ان پر ہنسنے لگے۔اور ہم ان کو ایک سے بڑھ کر ایک معجزہ دکھاتے رہے۔اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا۔تا کہ وہ رجوع کریں۔وہ کہنے لگے۔اے جادوگر اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو۔جو اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔تو بیشک ہم ضرور ہدایت پانے والے ہیں۔پھر جب بھی ہم ان پر سے عذاب ہٹا دیتے۔تو اپنے وعدے کو توڑ دیتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔یعنی رسول ﷺ اور ان کی قوم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائیگا۔اور آپ سے پہلے آنے والے رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔کہ کیا ہم نے رحمان کے سوا کوئی اور معبود بنائے تھے کہ ان کی غلامی کی جائے۔لوگوں کا رویہ موسیٰ کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب میں اس لیے مبتلا کرتے تھے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔مگر اُن کی حالت یہ تھی۔اے جادوگر اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو۔جو اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔تو بیشک ہم ہدایت پانے والے ہیں۔پھر جب بھی ہم ان پر سے عذاب ہٹا دیتے۔تو اپنے وعدے کو توڑ دیتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ان کو مختلف عذاب میں اس لیے مبتلا کرتے تھے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔اور ہدایت یعنی تورات کو حاصل کر لیں۔اور وہ لوگ وعدہ بھی کرتے۔مگر عذاب جب ان پر سے ٹل جاتا۔تو وہ اپنے وعدے سے پھر جاتے۔اور تورات کی طرف نہ آتے۔

ان آیات میں حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کیا جواب دیتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 156 پارہ 9

اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے۔بے شک ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں۔اس کو پہنچاتا ہوں۔اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔میں بھلائی کو اس کے لیے لکھ دوں گا۔جو پرہیزگار ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں۔ پہلے موسیٰ کی دعا دیکھتے ہیں۔اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے۔ بے شک ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنا عذاب جس کو چاہتا ہوں ۔اس کو پہنچاتا ہوں۔اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔میں بھلائی کو اس کے لیے لکھ دوں گا۔جو پرہیزگار ہیں۔۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

سورہ نازعات آیات 15 تا 19 پارہ 30

کیا آپ کو موسیٰؑ کی خبر پہنچی ہے۔جب ان کے رب نے ان کو طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا۔کہ فرعون کے پاس جاؤ۔بے شک اس نے سرکشی کی ہے۔پس کہو کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے۔اور میں تجھے رب کی ہدایت دوں تاکہ تو ڈرے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے پاس بھیجا۔جو سرکش ہو رہا تھا۔کہ اُس سے پوچھو کہ کیا تو چاہتا ہے کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے ۔ یعنی اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔جس کے لیے تجھے ہدایت یعنی تورات دوں۔

فرعون کے دربار میں جادوگر کس طرح ایمان لے آئے۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے ۔اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال دے ۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔یعنی ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ 11

اور موسیٰؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔یعنی اگر تم فرمابردار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰ ؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔یعنی مسلم ہو

۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم اور ایمان والا بناتی ہے۔

آئیں ایک مومن کی آواز سنیں۔

سورہ مومن آیات 41 تا 43 پارہ 24

اے میری قوم کیا بات ہے۔کہ میں تو تمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں۔اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔تم مجھے اس طرف بلاتے ہو، کہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔اور اس کے ساتھ اُس کو شریک کروں۔جس کا مجھے علم نہیں۔اور میں تم کو غالب بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔اس میں کوئی شک نہیں۔کہ جسطرف تم مجھے بلاتے ہو۔وہ نہ دنیا میں پکارا جاتا ہے۔اور نہ آخرت میں۔اور یہ کہ ہمیں لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے

اور یہ کہ حد سے نکلنے والے ہی آگ والے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک مومن مرد رسولوں یعنی موسیٰؑ اور ہارونؑ کے ساتھ ملکر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تبلیغ کرر ہا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے میری قوم کیا بات ہے۔ کہ میں تو تمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں۔ اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے اس طرف بلاتے ہو، کہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔ اور اس کے ساتھ اُس کو شریک کروں۔ جس کا مجھے علم نہیں۔ اور میں تم کو غالب بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جسطرف تم مجھے بلاتے ہو۔ وہ نہ دنیا میں پکارا جاتا ہے۔ اور نہ آخرت میں۔ اور یہ کہ ہمیں لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے ۔ اور یہ کہ حد سے نکلنے والے ہی آگ والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہر بات کا جواب بار بار دیا ہے۔ تا کہ ایک انسان گمراہ نہ ہو۔ مثلاً مسلم کسے کہتے ہیں۔ مسلم یا اسلام کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ۔ یعنی قرآن پاک کا فرمابردار۔ مگر فرقہ پرست تو قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ وہ تو مسلم ہی نہیں ہیں۔ یعنی وہ اسلام ہی نہیں لائے۔ وہ لوگوں کو رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں گمراہ کررہے ہیں۔ رسول کی اطاعت کا مطلب رسول کے زریعے لائی گئی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔

اور وہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان ہی نہیں لائے۔ صرف دعویٰ ہے۔ قرآن پاک تو جلیل القدر کتاب ہے۔

سورہ مومن آیات 26 تا 28 پارہ24

اور فرعون نے کہا۔ کہ مجھے چھوڑ دو۔ کہ میں موسیٰ کو قتل کردوں۔ اور وہ اپنے رب کو پکارے۔ بیشک میں ڈرتا ہوں۔ کہ وہ تمھارے دین کو بدل نہ ڈالے ۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلائے۔ اور موسیٰؑ نے کہا۔ کہ بے شک میں اپنے رب اور تمھارے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہ لائے۔ اور ایک آدمی جو مومن تھا۔ فرعون کی قوم میں سے تھا۔ جو اپنا ایمان چھپا رہا تھا۔ کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو۔ جو یہ کہتا ہے۔ کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ اور پھر وہ تمھارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے ۔ اور اگر یہ جھوٹا ہے۔ تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے۔ اور اگر وہ سچ ہے۔ تو جو وعدہ تم سے کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو حد سے نکلنے والا اور جھوٹا ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرعون اپنی قوم سے خطاب کررہا ہے۔ فرعون کہتا ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔ کہ میں موسیٰؑ کو قتل کردوں۔ اور وہ اپنے رب کو پکارے۔ بیشک میں ڈرتا ہوں۔ کہ وہ تمھارے دین کو بدل نہ ڈالے ۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلائے۔ ان آیات میں ایک مومن مرد رسولوں یعنی موسیٰؑ اور ہارونؑ کے ساتھ ملکر تورات کی تبلیغ کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو۔ جو یہ کہتا ہے۔ کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ اور پھر وہ تمھارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے۔ اور اگر یہ جھوٹا ہے۔ تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے۔ اور اگر وہ سچا ہے۔ تو جو وعدہ تم سے کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو حد سے نکلنے والا اور جھوٹا ہو۔

خواتین وحضرات

واضح دلائل میں موسیٰؑ کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب تھی اور معجزے تھے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام کی طرف بلاتے تھے۔ مگر فرعون پھر بھی انہیں فساد کرنے والا کہہ رہا ہے۔ حالانکہ وہ خود فسادی تھا کہ موسیٰؑ کی قوم میں جو لڑکے پیدا ہوتے تھے۔ ان کو قتل کرواتا تھا۔ اور ان کو اپنا غلام بنا رکھا تھا۔ اُسے اپنا فساد یاد ہی نہیں۔ کیا ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا فساد تھا۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔ اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔ اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔ مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

سورہ قصص آیات 37 تا 43 پارہ 20

اور موسیٰ نے کہا کہ میرا رب خوب جانتا ہے۔اسکو جو ہدایت لے کر اس کی طرف سے آیا ہے۔اور جس کے لیے آخرت کا انجام اچھا ہے۔بے شک ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے ۔اور فرعون نے کہا اے درباروالو۔میرے علم میں تمھارے لیے میرے سوا کوئی معبود نہیں ۔اے ہامان تم میرے لیے مٹی کو آگ سے پختہ کرو۔اور میرے لیے ایک عمارت تیار کرو۔تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں۔اور بے شک میں تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔اور فرعون اور اس کے لشکروں نے زمین میں بغیر سچائی کے تکبر کیا۔اور انہوں نے خیال کر لیا تھا۔کہ بے شک ان کو ہماری طرف لوٹ کر نہیں آنا ہے۔پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا۔پھر ہم نے اسے دریا میں پھینک دیا۔پھر دیکھیے کیا حال ہوا ظالموں کا۔اور ہم نے ان کو آگ کی طرف بلانے والوں کا امام بنایا۔اور قیامت والے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ہم نے اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگادی۔اور قیامت کے دن وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے۔اس کے بعد ہم نے پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد بیشک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی۔جو لوگوں کے لیے آنکھیں اور ہدایت اور رحمت تھی۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں فرعون اور اسکی قوم کو دکھایا گیا ہے۔جنھوں نے یہ گمان کر لیا تھا۔کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس نہیں جانا۔لہٰذا فرعون آگ کی طرف بلاتا رہا۔جبکہ موسیٰ کے پاس ہدایت یعنی تورات تھی۔جن کا انجام اچھا ہے۔ جو لوگوں کے لیے آنکھیں اور ہدایت اور رحمت تھی۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

سورہ سجدہ آیات 23 تا 30 پارہ 21

اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی۔بس آپ اِس کے ملنے میں شک نہ کریں۔اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کیلیے ہدایت بنایا تھا۔اور جب انہوں نے صبر کیا۔تو ہم نے ان میں کئی امام بنائے۔جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے تھے۔اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اُن باتوں میں فیصلہ کردے گا۔جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اس سے پہلے کئی قوموں کو ہلاک کیا۔جن گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔بے شک اس میں بڑے معجزے ہیں۔تو کیا وہ سنتے نہیں۔کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔کہ ہم پانی کو خشک زمین کی طرف چلاتے ہیں۔پھر ہم اس کے ذریعے کھیتی نکالتے ہیں۔کہ اس میں سے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں۔تو کیا وہ دیکھتے نہیں۔اور وہ کہتے ہیں۔کہ اگر تم سچے ہو۔تو فیصلے کا دن کب ہوگا۔آپ ﷺ کہہ دو کہ اس فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔بس آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے۔اور انتظار کریں ۔اور بے شک وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

سورہ مزمل۔آیات 15 تا 19۔پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔جو تم پر گواہی دے گا۔جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کردے گی اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔بے شک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔جس طرح حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف گواہ بنا کر بھیجا تھا۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔کیا ہم نے قرآن پاک کی نصیحت کو سمجھ لیا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے رسول کی اطاعت اس نصیحت یعنی قرآن پاک کے راستے کو اختیار کرنے میں ہے۔اسے اطیع اللہ واطیع الرسول کہتے ہیں۔

گمراہ کا مطلب ہے۔اپنے سیدھے راستے سے بے خبر ہو جانا۔آئیں ہدایت کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام 56 تا 58 پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا ۔ بیشک اس طرح میں گمراہ یعنی بے خبر ہو جاؤں گا۔اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے۔حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنیوالے ظالموں یعنی فرقے بنانے والوں سے خطاب کررہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتا تا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ نبیؐ کیا فرمارہے ہیں جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے۔کیونکہ ہم نے قرآن پاک چھوڑ کر اپنے فرقوں کی غلامی اختیار کر رکھی ہے۔

ان آیات میں رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بھی غلامی سے منع کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی سے انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔اور ہدایت پر نہیں رہتا۔رسول ﷺ نے یہی ہمیں سمجھایا۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کررہے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 186 پارہ 2

جب آپ ﷺ سے میرے غلام میرے متعلق سوال کریں۔تو میں ان کے نزدیک ہوں۔دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔جب وہ مجھے پکارے۔تو چاہیے کہ وہ مجھے قبول کریں۔اور مجھ پر ایمان لائیں۔تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ہم ہدایت صرف اس صورت میں پاسکتے ہیں۔جب اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے۔مگر لوگوں کی بدقسمتی ہے۔کہ ہر انسان اپنے فرقے پر ایمان لایا ہوا ہے۔ہدایت کیسے ملے گی۔

سورہ سبا آیت 22 تا 25 پارہ 22

آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ پکارو۔انہیں۔جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا خیال کرتے ہو۔وہ تو زمین اور آسمانوں میں ایک زرہ کے بھی مالک نہیں۔اور نہ ان دونوں میں ان کی کوئی شراکت ہے۔اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔اللہ تعالیٰ کے پاس کسی کی سفارش نفع نہ دے گی۔سوائے اِسی کو جس کے لیے وہ اجازت دے گا۔حتیٰ کہ ان کے دلوں سے جب گھبراہٹ دور ہو جائیگی۔کہتے ہیں۔کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے۔وہ کہتے ہیں سچ۔اور وہی عالیشان سب سے بلند ہے۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ زمین اور آسمانوں میں تمھیں کون روزی دیتا ہے۔کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ۔اور بے شک ہم یا تم ہدایت پر ہیں۔یا واضح گمراہی میں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ تم سے ہمارے جرموں کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔اور نہ تمھارے اعمال کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔

آپ ﷺ کہہ دو۔ہم سب کو ہمارا رب جمع کرے گا۔پھر ہمارے درمیان فیصلہ سچ کے ساتھ کر دے گا۔اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے تمام دنیا کے تمام فرقہ پرستوں سے خطاب کررہے ہیں۔جنہوں نے سفارش کے بارے میں کہانیاں بنا رکھی ہیں اُن کو رسول ﷺ دوٹوک جواب دے رہے ہیں۔یعنی سفارش کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کررہے ہیں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بھی بیان کرتے ہیں اور اُن لوگوں کی حیثیت کے بارے میں بھی پوچھتے ہیں۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ پکارو اسے۔جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا خیال کرتے ہو۔وہ تو زمین اور آسمانوں میں ایک زرہ کے بھی مالک نہیں اور نہ ان دونوں میں ان کی کوئی شراکت ہے۔اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔اللہ تعالیٰ کے پاس کسی کی سفارش نفع نہ دے گی۔سوائے اِس انسان کے۔جس کے لیے اللہ تعالیٰ اجازت دے۔یہاں تک کہ جب قیامت آجائے گی۔قیامت والے دن جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جائے گی۔لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے۔کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے۔وہ کہیں گے سچ۔اور وہی سب سے بلند ہے۔یعنی لوگ کہیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن پاک میں سچ کہا تھا وہ آج نافذ ہو گیا ہے۔پھر رسول ﷺ فرماتے ہے کہ زمین اور آسمانوں میں تمھیں کون روزی دیتا ہے۔آپ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ۔پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک ہم ہدایت پر ہیں یا تم ہدایت پر ہو۔ہم واضح گمراہی میں ہیں یا تم

واضح گمراہی میں ہو۔

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ تم سے ہمارے جرموں کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔ اور نہ تمھارے اعمال کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔

ہم سب کو ہمارا رب جمع کرے گا۔ پھر ہمارے درمیان فیصلہ سچ کے ساتھ کردے گا۔ اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے۔

آپ نے دیکھا۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ تم سے ہمارے جرموں کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔ اور نہ تمھارے اعمال کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ سے ہمارے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

ان آیات میں رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے اور جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سفارشی سمجھتے ہیں۔ اُن کا کار نامہ پوچھا وہ وجوہات بتائیں اور بتایا کہ رسول ﷺ سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں کیوں نہیں پوچھا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے زریعے قرآن پاک میں ہر بات سچ بتادی ہے۔ اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے۔

قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سچ ہے۔ قرآن پاک کے ساتھ قیامت والے دن فیصلے کیے جائیں گے۔

اور ہم سے رسول ﷺ کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ جیسا کہ ہر فرقہ رسول ﷺ کے اعمال یاد کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہم سے رسول ﷺ کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ بلکہ جو رسول ﷺ پیغام لائے ہیں اس کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

اس کتاب کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اگر ہم نے رسول ﷺ کے زریعے بھیجی گئی کتاب کی اجازت کے مطابق کام کیے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کو قبول کیا تو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قبول کرلیں گے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے خیالات کے مطابق قبول نہیں کرنا بلکہ رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام قرآن پاک کو قبول کرنا اللہ تعالیٰ کو قبول کرنا ہے۔ یعنی قرآن پاک کے مطابق اللہ تعالیٰ کو قبول کرنا ہے۔ اور رسول ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے مطابق قبول کرنا ہے۔۔

ان آیات میں کامیابی کا مکمل پیکج اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے بیان کردیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور کامیابی اس طرح ملے گی۔

سورہ لقمان آیات 2 تا 5 پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔ جو احسان کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔ وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکمت والی آیات کہا۔ یعنی قرآن پاک حکمت ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے انسان کو دکھا رہے ہیں۔ جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتا ہے۔ نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے۔ اور آخرت پر یقین رکھے۔ یہ انسان گارنٹی کے ساتھ کامیاب ہونے والا ہے۔ یہ کامیابی کا مکمل پیکج ہے۔ جو دکھا دیا گیا ہے۔ کیا ہم اس پیکج کو جانتے ہیں۔ جو رب کی طرف سے ہدایت ہے۔ کیا ہم ہدایت پر ہیں۔ قرآن پاک حکمت ہے۔ یعنی قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔

سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے ڈرا رہا ہوں۔ اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں ڈرایا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے ڈرا رہا ہوں ۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں ڈرایا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

لوگ اپنے فرقوں میں اس طرح مست ہو چکے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے جس وحی کے زریعے انہیں ڈرایا تھا۔ اس سے فرقہ پرستوں نے بہروں والا طریقہ اختیار کررکھا ہے۔ اور وہ قرآن پاک کو سنتے ہی نہیں۔ اسی طرح جب کسی بہرے کو ڈرایا جائے تو اسے کیا پتہ چلے گا۔ کہ اُسے ڈرایا گیا ہے۔ اسی طرح جب تک لوگ وحی یعنی قرآن پاک کو نہیں پڑھیں۔ ان کا حال بھی بہروں کی طرح ہوگا۔ ان کو پتہ ہی نہیں ہوگا کہ رسول ﷺ نے انہیں صرف وحی کے زریعے ڈرایا ہے۔

سورہ ص۔ آیات 86 تا 88۔ پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سنا کہ مجھے اس قرآن کی تبلیغ کے بدلے میں کچھ نہیں چاہیے نہ ہی میں کوئی تکلف کرنے والا ہوں۔ یہ قرآن پاک تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

سورہ زخرف۔ آیات 43 تا 44۔ پارہ 25

آپؐ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ مضبوطی سے تھامے رکھیے ۔ بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عن قریب آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ اس قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ یہ آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے اور جلد ہی یعنی قیامت والے دن سب لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے بارے میں ہم سے پوچھیں گے۔ اور رسول ﷺ کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھیں گے۔

سورہ انفال آیات 50 تا 55 پارہ 10

"اور کاش آپ دیکھیں جب فرشتے موت دیتے ہیں۔ جو کافر ہیں۔ فرشتے ان کو ضربیں لگاتے ہیں۔ ان کے چہروں اور ان کی پشتوں پر اور کہتے ہیں اب جلنے والے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ تمھارے ان اعمال کا بدلہ ہے۔ جو تمھارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں پر ظلم کرنیوالا نہیں ہے۔
ان لوگوں کا حال بھی فرعون کی قوم کی طرح ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح ہے۔ جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے بدلے میں پکڑ لیا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو دے رکھی ہو۔ ہرگز نہیں بدلنے والا۔ ۔ جب تک کہ وہ قوم اپنے نفسوں کو نہ بدل دیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ اور ان لوگوں کا حال فرعون کی قوم کی طرح ہے۔ اور اُن لوگوں جیسا ہے۔ جو ان سے پہلے تھے۔ جنھوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے۔ بے شک وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور ہیں۔ جنھوں نے کفر کیا۔ بس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ کہ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور ہیں۔ بس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔
ان فرقے بنانے والوں سے پہلے کے لوگوں کے بارے میں یعنی فرعون کی قوم اور ان سے پہلے کی قوموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ سب ظالم تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمت یعنی کتاب کو میں ہرگز نہیں بدلوں گا۔ حتیٰ کہ وہ خود کو بدل لیں۔
ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمت قرآن پاک ہے۔ ہم خود کو اس کے مطابق کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے نہیں ہوں گے۔ ورنہ ظالم یعنی نافرمان وہ سب ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ چاہے وہ ہم ہوں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے یا فرعون کی قوم ہو یا مکہ کے لوگ ہوں۔ ہم سب ظالم ہیں۔ فرعون کی قوم ہیں۔ وہ بدترین جانور ہیں۔ جو کبھی ایمان نہیں لاتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ نہیں سمجھتے۔ اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے احاطہ کتاب میں ایک مومن کو دیکھا۔ جو موسیٰؑ کے ساتھ مل کر تبلیغ کر رہا ہے۔ وہ لوگوں سے کہتا ہے۔ کہ رسولوں کی اطاعت کرو یعنی موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ

کی اطاعت کرو۔کیونکہ ان کے پاس ہدایت ہےیعنی تورات ہے۔میں نے بھی آپ کو رسول ﷺ کی اطاعت کی طرف بلایا کیونکہ اُن کے پاس بھی ہدایت ہے۔یعنی قرآن پاک ہے۔جو پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا پیغام دیا۔جو تمام رسولوں کا دین تھا۔رسول ﷺ کا دین تھا۔اور یہی میرا بھی دین ہے۔

سورہ ال عمران آیت 10 پارہ3

ان لوگوں کی حالت بھی فرعون کی طرح ہے۔اور اُن لوگوں کی طرح ہے جو ان سے پہلے تھے۔انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا۔اور اللہ تعالیٰ تو شدید عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔جیسا کہ نام نہاد مفسروں نے جھٹلایا ہے تو یہ وہی کام ہے۔جو فرعون نے کیا تھا اور ان سے پہلے لوگوں نے کیا تھا۔ہم میں اور اُن میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔نہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچے اور نہ ہم بچیں گے۔

سورہ یونس آیت 9 تا 10 پارہ 11

بیشک جو لوگ ایمان لائے۔اور انہوں صالح عمل کیے۔ان کا رب ان کو ایمان کی وجہ سے ہدایت کرے گا۔جنت میں ان کے لیے نہریں جاری ہونگی وہاں ان کی پکار ہوگی۔اے اللہ تیری زات پاک ہے۔اور ان کی باہمی دعا ہوگی۔سلام۔اور اُن کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہونگے۔کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔کہ جو لوگ ایمان لائے۔یعنی قرآن پاک کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کی۔اور انہوں صالح عمل کیے۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال صالح اعمال ہیں۔ان کا رب انہیں ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کی وجہ سے ہدایت کرے گا۔ایسے لوگوں کے لیے جنت میں ان کے لیے نہریں جاری ہونگی وہاں ان کی پکار ہوگی۔اے اللہ تیری زات پاک ہے۔اور ان کی باہمی دعا ہوگی۔سلام۔اور اُن کی دعا کے آخری الفاظ یہ ہونگے۔کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات۔

میں اس کہانی میں ساری دنیا کو ہدایت کے بارے میں صرف دو آیت سنانا چاہوں گی۔جو موسیٰ نے فرعون کے دربار میں فرعون کو جواب دیا تھا۔

سورہ طٰہٰ آیت 49 تا 50

فرعون نے کہا۔کہ تیرا رب کون ہے۔میرا رب وہ ہے۔جس نے ہر چیز کو اس کا وجود دیا۔پھر ہدایت دی۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ فرعون نے جب موسیٰؑ سے پوچھا۔کہ تیرا رب کون ہے۔تو موسیٰ نے جواب دیا۔میرا رب وہ ہے۔جس نے ہر چیز کو اس کا وجود دیا۔پھر ہدایت دی۔

خواتین وحضرات۔

بے شک تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔جو سارے جہانوں کا رب ہے۔اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔پھر اس کو ہدایت دی۔

سورہ فرقان۔آیت 25 تا 31۔پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگاتار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔اور کہے گا۔کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسولؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔اس نے تو میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسول گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔

خواتین وحضرات:

جن لوگوں نے فرقے بنائے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ایسے تمام لوگ نبیؐ کے دشمن ہیں۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا۔کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

سورہ طٰہٰ آیات 85 تا 94 پارہ 16

للہ تعالیٰ نے کہا۔بے شک ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو فتنے میں ڈال دیا ہے۔اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔پس موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے میں افسوس کرتا ہوا آیا۔موسیٰؑ نے کہا۔اے میری قوم۔کیا تمھارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔کیا تم پر ایک لمبی مدت گزر گئی تھی۔یا تم نے چاہا کہ تمھارے رب کی طرف سے تم پر کوئی غضب نازل ہو۔پھر تم نے میرے وعدے کی مخالفت کی۔انہوں نے کہا۔کہ ہم نے اپنے اختیار سے تمھارے وعدے کی مخالفت نہیں کی۔لیکن ہم پر قوم کے زیور کا بوجھ لادا گیا۔تو ہم نے اسے پھینک دیا۔پھر اس طرح سامری نے ڈالا۔پھر اس نے ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا۔ایک جسم جس میں آواز تھی پھر وہ کہنے لگا۔کہ یہ تمھارا اور موسیٰؑ کا معبود ہے۔جو وہ بھول گیا۔پھر کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔اور نہ ان کے نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔اور بے شک اس سے پہلے ہارونؑ نے ان سے کہا تھا۔اے میری قوم بے شک تم تو اس سے امتحان میں ڈالے گئے ہو۔اور بے شک تمھارا رب تو بڑا مہربان ہے۔پس تم میری اطاعت کرو۔اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔انہوں نے کہا۔ہم ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔اور اس پر جمے رہیں گے۔یہاں تک کہ موسیٰؑ واپس آجائیں۔موسیٰؑ نے ہارونؑ سے کہا کہ جب تو نے دیکھا۔کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔کس بات نے تجھے روکا۔موسیٰؑ نے کہا۔کہ تم نے میری اطاعت نہیں کی۔تو کیا تم نے میری حکم کی نافرمانی کی۔

ہارونؑ نے کہا اے میری ماں کے بیٹے۔میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیے۔بے شک میں اس بات سے ڈرتا تھا۔کہ تو کہے گا کہ میں نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا۔اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ موسیٰ نے جب ہارون سے کہا کہ تم نے میری بات کی نافرمانی کی۔کیا تم نے میری اطاعت نہیں کی۔تو ہارون نے جواب دیا کہ میں نے ان کو تفرقے سے اسی لیے بچایا۔کہ آپ کی بات کا خیال رکھا۔یعنی میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی۔بلکہ آپ کی اطاعت کی ہے۔یعنی فساد کرنے والوں کے راستے کی اطاعت نہیں کی۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ فرقے اتنی بری چیز ہیں۔ کہ یہ بچھڑے کی پوجا سے بھی برے ہیں۔ یہ اس بات سے بھی برے ہیں۔ کہ جتنا موسیٰ کی قوم کا بچھڑے کو معبود سمجھنا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ جس بات کے بارے میں موسیٰ نے کہا۔ کہ میری بات کا خیال نہیں رکھا ۔ وہ یہی بات تھی۔ کہ فرقے نہیں بنانا۔ اور اس بات کا ہارونؑ نے خیال رکھا تھا۔ اسی لیے وہ اپنے بھائی کے انتظار میں خاموش تھے۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کردینے والا کلام ہے۔ اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنا کہ قرآن پاک فیصلے کرنے والا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور اس میں کوئی ہنسی کی بات نہیں ہے۔ یعنی اس میں کوئی مذاق نہیں ہے۔

سورہ احقاف۔ آیت 35 کا آخری حصہ۔ پارہ 26

اس (پیغام یعنی قرآن پاک) کو پہنچادیجیے اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔